معرکۃ الآراء

۱- ایمان بالقرآن
۲- خلافت راشدہ
۳- خلافت بلا فصل
۴- توریث از مال رسول

مناظرہ

جھوک ڈایہ

مؤلفہ

حضرت العلامہ مولانا دوست محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ اہلسنت، کوٹ ادو، ضلع مظفرگڑھ

روئداد مناظرہ جھوک دایہ نزد جہانیاں شاہ ضلع جھنگ

جس میں ہزاروں کی تعداد میں اہلسنّت اور شیعہ کے روساء و عمائد علماء مقرّرین مبلّغین مناظرین اور اہل علم جمع تھے۔ یہ وہی مناظرہ ہے جس میں شیعی ذاکر محمد اسمٰعیل اور مناظر تنظیم اہلسنّت حضرت العلامہ مولانا دوست محمد قریشی رح کے مابین مسئلہ ایمان بالقرآن۔ خلافت راشدہ۔ خلافت بلافصل۔ عدم نوریت از مال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم جیسے اہم مسائل پر دو دِنوں تک پورے آٹھ گھنٹے مناظرہ ہوتا رہا اور شیعوں کا مناظر ۵۷ دلائل کا جواب نہ دے سکا۔ اور پورے پندرہ منٹ پہلے علامہ قریشی رح سے شکستِ فاش کھا کر میدانِ مناظرہ سے فرار کر گیا۔

مناظرہ کے انعقاد کی وجہ رئیس اعظم خاں صاحب حاجی گہنہ خاں گاڈی کو علاقہ کے شیعہ رئیسوں نے شیعیت کی طرف راغب کرنا چاہا اور نہ صرف راغب کیا بلکہ اپنے اثر رسوخ سے مجبور کر دیا۔ اس بناء پر حاجی صاحب قبلہ نے مخدوم المخادیم خواجہ قمر الدین صاحب سیال شریف کی طرف عریضہ ارسال کیا کہ آپ میری ڈوبتی کشتی کو سہارے لگانا چاہتے ہیں تو حق و باطل کی وضاحت کے لئے میرے ہاں مناظرہ کرائیے۔ اہل تشیع کی طرف سے تواریخ ۱۷، ۱۸ ستمبر مقرر ہو چکی ہیں وہ اپنے مناظرین کو یہاں لے آئیں گے۔ آپ براہِ کرم اہلسنّت کے مناظرین کو لے کر تشریف لائیے۔ بنابریں حضرت

خواجہ صاحب نے حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدرس جامعہ محمدی شریف
جھنگ کو دفتر تنظیم اہلسنّت ملتان میں حضرت مولانا عبدالستار صاحب تنظیم
اہلسنّت آف تونسہ اور حضرت العلامہ مولانا دوست محمد قریشی کو لینے کے
لئے بھیجدیا مولانا صاحب نے سفر کی کوفت سے قطع نظر کرتے ہوئے حِسبۃً للہ
جانے سے انکار نہ کیا۔ اور خواجہ صاحب کے حسب الارشاد ملتان پہنچ گئے
مولانا عبدالستار صاحب کا چونکہ ان دنوں ڈپٹی کمشنر جھنگ نے داخلہ بند کر
کر دیا تھا اس لئے حضرت علامہ قریشی صاحب اہل تشیع کی کتابیں لے کر ۹ اکتوبر
کو بوقتِ عصر جھوک وایہ میں پہنچ گئے۔

پبلک کا ہجوم تھا۔ علاّمہ قریشی صاحب کے آتے ہی اہلسنّت کے دلوں میں
خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ مرزا یوسف حسین لکھنوی اور مولانا چراغ الدین صاحب
کے درمیاں شرائطِ مناظرہ پر گفتگو جاری تھی۔ قریشی صاحب نے آتے ہی فرما
دیا۔ مولانا چراغ الدین صاحب سے کہیئے کہ وہ شرائطِ مناظرہ طے نہ کریں میں
خود بخود ان سے شرائطِ مناظرہ طے کر لوں گا۔ چنانچہ مغرب کی نماز کے بعد وہیں
مناظر اہل تشیع کی انتظار کی گئی لیکن وہ بجائے ۸ بجے شام کے ۱۱ بجے رات کے
تشریف لائے مرزا یوسف حسین کا علاّمہ قریشیؒ کے سامنے مقابلہ میں آنا تو درکنار
حضرت العلاّمہ کو دیکھتے ہی شرائط مناظرہ طے کرنے کی بھی تاب نہ رہی تھی۔
بہر حال آ ہی گئے۔ شرائط مناظرہ طے کرتے وقت مرزا جی کے جس طرح حواس
باختہ ہوئے وہ کیفیت ان لوگوں سے پوچھیئے جو وہاں موجود تھے۔ ذیل میں شرائطِ
مناظرہ کا نقشہ دیا جاتا ہے۔ یہ وہی نقشہ ہے جسے خواجہ صاحب سیال شریف نے

اپنے ہاتھوں سے وہیں بیٹھ کر ٹائپ فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرائط مناظرہ مابین اہل سنت والجماعت و شیعہ حضرات بمقام جھوک دایہ نزد کوٹ عیسے شاہ ضلع جھنگ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۵۵ء از ۹ بجے دن تا گیارہ بجے دن اور ۳ بجے شام تا ۵ بجے شام۔

جو فریق وقت مقررہ پر نہ پہنچے گا۔ اس کی شکست متصور ہو گی۔

۱۔ یہ مناظرہ باتفاق فریقین ہو رہا ہے۔ ہر دو فریق بانیان مناظرہ اپنے اپنے فریق کے حفظ امن کے ذمہ دار ہوں گے حفظ امن کے لئے جو وسائل وہ مناسب سمجھیں گے اختیار کریں گے۔ چنانچہ ایک وسیلہ یہ ہو گا کہ جانبین کے دس دس آدمی درمیان میں حفاظت کے لئے مقرر کر دیئے جائیں گے۔

۲۔ موضوع ۱ مناظر اہل تشیع شیعوں کا ایمان بالقرآن باقوال الائمۃ الکرام وغیرہم ثابت کرے گا۔ مناظر اہلسنّت اس کی تردید کرے گا۔ موضوع ۲ اثبات خلافت حضرات ثلاثہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم آیات قرآن مجید و کتب معتبرہ اہل تشیع سے بذمہ اہلسنّت و تردید بذمہ اہل تشیع۔

موضوع ۳ مناظر اہل تشیع سیّدنا علی مرتضےٰ کی خلافت بلا فصل بآیات القرآن ثابت کرے گا تردید بذمہ اہلسنّت۔

موضوع ۴۔ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کے ورثا اور فدک کے متعلق نہ ہونے کو مناظر اہلسنّت قرآن اور کتب معتبرہ اہل تشیع سے ثابت کرے گا تردید بذمہ مناظر اہل تشیع ہو گی۔

۳۔ دونوں مناظروں میں فریقین کی پہلی تقریر پندرہ پندرہ منٹ کی ہو گی۔
اور بعد دس دس منٹ کی۔

۴۔ ہر مدعی آخر میں دس منٹ تقریر کرے گا۔ فریقین کی طرف سے ایک ایک صدر ہوگا۔ جس کا فرض شرائط کی پابندی کرانا ہوگا۔ کسی مناظر کو شرائط مرقومہ کی خلاف ورزی کرنے کا حق نہ ہوگا۔ اگر کوئی خلاف ورزی کرے گا۔ تو جانبین کے صدر اس کو روکیں گے۔ سوائے مناظر کے اور کسی کو بولنے کا حق نہ ہوگا۔
اہلسنّت حضرات کی طرف سے قبلہ مخدوم خضر حیات شاہ صاحب یا جسے وہ اپنا قائم مقام ٹھہرائیں گے۔

اسمِ گرامی مناظرِ اہلسنّت

حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی
الہاشمی احمد پور شرقیہ صدر مبلغ
تنظیم اہلسنت پاکستان
فقیر دوست محمد قریشی
۱۶ ۹/۵۵
داعی اہلسنّت خان گہنہ خاں گاڈی
رئیس اعظم موضع جھوک دایہ ضلع جھنگ
گہنہ خاں

اسمِ گرامی مناظرِ اہل تشیع

مرزا یوسف حسین صاحب مبلغ مدرسۃ الواعظین
لکھنو مقیم میانوالی۔
مرزا یوسف حسین لکھنوی ۱۶ ۹/۵۵
بطور نائب میری طرف سے مولانا
محمد اسماعیل صاحب قبلہ مناظرہ کریں
گے۔ ۱۶ ۹/۵۵
میں بطور نائب مناظر حاضر ہوں
محمد اسمٰعیل
داعی اہل تشیع غلام محمد باقر۔ غلام محمد باقر

مناظرہ نمبر(۱)

موضوع .... ایمان بالقرآن با قوال الائمۃ اکرام وغیرہم۔

مناظر اہلسنّت .... حضرت العلامہ مولانا دوست محمد صاحب قریشی۔
صدر مبلغ تحریک تنظیم اہلسنّت پاکستان۔

مناظر اہل تشیع .... مولوی محمد اسمٰعیل گوجرہ

صدر مناظر اہلسنّت .... مولانا سید احمد شاہ صاحب چوکیروی

صدر مناظر اہل تشیع ..... ۔ مرزا یوسف حسین لکھنوی (شکست خوردہ بمقابلہ علامہ قریشی صاحب

معین مناظر اہلسنت ...... مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب مرکزی مبلغ تنظیم اہلسنّت بہاول پور۔

ہر دو معین مناظر اہل تشیع .... ہر دو تلمیذ اسماعیل

حکم اہلسنت .... حضرت خواجہ مولانا قمر الدین صاحب سیال شریف ضلع سرگودھا۔

حکم اہلِ تشیع .... خادم حسین تلمیذ اسماعیل گوجرہ

تفصیل مناظرہ نمبر (۱) متعلق ایمان بالقرآن

مرزا یوسف لکھنوی کا فرار اور مولوی اسمٰعیل کا مناظرہ

چونکہ اس مناظرہ میں دستخط مرزا یوسف حسین لکھنوی کے ہو چکے تھے اس لئے چاہیئے تھا کہ وہ علامہ قریشی صاحب کے مقابلے میں میدانِ مناظرہ میں خود آتر تا۔ مگر اسے یقین تھا کہ وہ قطعی طور پر ناکام یاب ثابت ہوگا۔ اس لئے اس نے فرار کی راہ اختیار کی اور مولوی اسمٰعیل شیعہ کو اپنے قائمقام مناظر منتخب کر دیا۔ حضرت خواجہ صاحب نے اور قبلہ قریشی صاحب نے بے حد اصرار کیا کہ مرزا یوسف صاحب یا تو مناظرہ کرے اور یا شکست نامہ پر

دستخط کر دے مگر مرزا جی تھے کہ کسی اور جہاں میں بس رہے تھے۔ چہرے پر خوف طاری تھا۔ اور دل پر رعب پورا ایک گھنٹہ جب مرزا جی کو نادم کیا گیا تو قریشی صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ لوگو مرزا جی میں مناظرے کی طاقت نہیں ہے۔ اب اگر اسمٰعیل مناظرہ کرنا چاہتا ہے تو بسم اللہ میں حاضر ہوں۔ اس کے بعد مناظرہ مولوی اسمٰعیل اور علامہ دوست محمد قریشی کے درمیان شروع ہو گیا۔

مولوی اسمٰعیل شیعہ مناظر اہل تشیع کی ابتدائی تقریر

۱۔ خطبہ تحمیدیہ کے بعد۔ حضرات قرآن مجید میں وارد ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ۔ دیکھئے اس آیت میں خدا تعالےٰ نے اعلان فرمایا ہے کہ قرآن کریم کو ہم نے نازل کیا اور قرآن مجید کے محافظ ہم ہیں جب اللہ تعالےٰ قرآن کا محافظ ہے تو اس کے مقابلے میں کوئی روایت قابل قبول نہ ہو گی۔

۲۔ کیونکہ اصول کافی صد ۳۹ میں ہے مَا وَافَقَ كِتَابَ اللهِ فَاقْبَلُوهُ جو موافق ہو قرآن کے اس کو تسلیم کرو اور جو مخالف ہو اسے تسلیم نہ کرو۔

۳۔ امام رضا فرماتے ہیں اِذَا كَانَتِ الرِّوَايَةُ خِلَافَ كِتَابِ اللهِ جو روایت قرآن کے خلاف ہو وہ قطعاً ناقابل قبول ہے اس بناء پر فریق ثانی کی طرف سے اصول کافی کی جتنی روایتیں پیش کی جائیں گی وہ اس اصول کے مطابق ہمارے مذہب میں ناقابل قبول ہوں گی۔

۴۔ نہج البلاغت میں ہے اِنَّا حَكَّمْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ اگر علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ قرآن سالم نہ ہوتا تو اس کو امیر معاویہؓ کے سامنے صلح کیوقت پیش نہ کرتے

۵۔ اعتقاد شیخ صدوق میں ہے کہ ہمارے نزدیک قرآن وہی ہے جو ما بین الدفتین ہے۔ پس ہمارا اس قرآن پر ایمان ہے۔ قریشی صاحب کو چاہیئے میرے ان تمام حوالہ جات کا جواب دیں۔

مناظر اہلسنّت (علاّمہ قریشیؒ صاحب)

آپ نے نہایت بلیغانہ انداز میں خطبہ تلاوت فرمایا اور ہنستے ہوئے فرمایا۔ حضرات مولوی اسمٰعیل صاحب نے بڑی کوشش کہ وہ شیعوں کا ایمان موجودہ قرآن پر ثابت کریں لیکن نہ کر سکے۔ اوّلاً جو آپ نے آیت تلاوت کی ہے ان کو اس کے پڑھنے کا کوئی حق نہ تھا۔ اس لئے کہ ابھی تک شیعوں کا موجودہ قرآن کے ساتھ ایمان ہونا بھی مشکوک ہے۔ مولانا کو چاہیئے تھا کہ پہلے اپنا ایمان بالقرآن ائمہ کرام کے اقوال سے ثابت کرتے۔ اس کے بعد قرآنی آیت بطور استدلال پیش کرتے۔

نیز معلوم ہوتا ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب کو اپنی کتابوں کا مطالعہ بھی نہیں ہے۔ مولانا یہ آیت تو آپ کے مذہب میں اس مسئلے کے اثبات میں قطعاً نا قابل قبول ہے۔

لیجئے یہ میرے ہاتھ میں شیعوں کی کتاب الصافی شرح اصول کافی ہے اس کے ص۷۶ کتاب فضل القرآن جز ششم باب الهوا سطر ص۲ میں ہے۔

در سورۃ حجر اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ گرچہ آیت بلفظ ماضی است و در سورۃ مکیہ است۔ بعد ازیں سورۃ بسیار۔ قرآن نازل شدہ در مکہ چہ جائے مدینہ پس دلالت نمیکند بر محفوظ بودن جمیع قرآن۔

ترجمہ۔ یہ آیت ماضی کے لفظ کے ساتھ ہے اور مکی سورۃ میں ہے۔ اس کے بعد مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں بہت سی آیتیں نازل ہوئی ہیں پس یہ آیت سارے قرآن مجید کے محفوظ ہونے پر دلالت نہیں کرتی۔

جواب (۲) اس پر بس نہیں اسی صفحہ کے سطر ۱۱ پر ملا خلیل قزوینی رقمطراز ہیں ایضاً حفظ قرآن دلالت بر ایں نمیکند کہ نزد ہمہ کس محفوظ باشد چہ مے تواند کہ نزد امام زمان و جمع کہ صاحب سر او نید محفوظ باشد۔

ترجمہ: حفظِ قرآن کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سب کے پاس محفوظ ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ امام مہدی کے پاس محفوظ ہو۔ مولانا اسمٰعیل صاحب اگر آپ میں جرأت ہے تو میری ان عبارتوں کا جواب دینا ؎

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

جواب (۳): باقی مولوی اسمٰعیل صاحب نے اصول کافی کی جو عبارتیں پیش کی ہیں ان سے بھی ان کا استدلال کرنا خلاف عقل ہے۔ اس لئے کہ اگر ان کے مذہب میں تحریف والی روائتیں ناقابل قبول ہیں تو مولوی صاحب ثابت کریں کہ جب اصول کافی امام مہدی کے پاس غار میں گئی تھی تو انہوں نے ان روایات کو علیحدہ کر دیا ہو اور تصریح کی ہو کہ چونکہ یہ روائتیں قرآن کے خلاف ہیں لہٰذا ان سے میرا اتفاق نہیں ہے۔ شیعو سنو! ایسا نہیں ہوا بلکہ اس کے برعکس امام مہدی نے فرمایا۔ هٰذَا کَافٍ لِشِیْعَتِنَا یہ ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے اگر کافی ہے تو ساری روائتیں قبول کرنی پڑیں گی ورنہ مولوی صاحب امام مہدی کے امتیازی نوٹ دکھائیں۔

جواب (۴): نہج البلاغہ کی پیش کردہ عبارت سے مدعا ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ مصالحت میں وہ چیز پیش کی جاتی ہے جو خصم کے نزدیک قابل قبول ہو اگر مولوی صاحب کے نزدیک، حضرت علی رضؓ کے نزدیک موجودہ قرآن سالم عن الریب ہے اور پورا ہے تو لیجئے میرے ہاتھ میں احتجاج طبرسی ہے اس کے صـ۱۴۷ میں ہے۔

اعتراض ۱: نَحْوَ مِمَّا تَدَمَّتَ ذِکْرُہٗ مِنْ اِسْقَاطِ الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَبَیْنَ الْقَوْلِ فِی الْیَتَامٰی وَبَیْنَ نِکَاحِ النِّسَاءِ مِنَ الْخِطَابِ وَالْقِصَصِ اَکْثَرُ مِنْ ثُلُثِ الْقُرْاٰنِ۔

حضرت علیؓ کا قول شیعوں کی معتبر کتاب میں صاف طور پر لکھا ہوا ہے وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتَامٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ لفظ یتامی

اور فاتحہ کے درمیان تہائی سے زیادہ قرآن مجید گر گیا ہے۔ اب اسماعیل صاحب براہ کرم جواب دیں۔

اعتراض ۲ صرف یہ نہیں اور سنیئے، حضرت کا قول ہے وَلَوْ شَرَحْتُ لَكَ كُلَّمَا اُسْقِطَ وَحُرِّفَ وَبُدِّلَ مِمَّا يَجْرِىْ هٰذَا الْمَجْرٰى لَطَالَ وَظَهَرَ مَا يَحْظُرُ التَّقِيَّةُ اِظْهَارَهُ۔

تقیہ مانع ہے ورنہ بتاتا کہ قرآن مجید سے آیتیں گرا بھی دی گئی ہیں قرآن میں تحریف بھی کی گئی ہے اور ربدل بھی دیا گیا ہے۔ لوگو! یہ ہے شیعوں کا اعتقاد توبہ کرو راقم کہتا ہے کہ جس وقت علامہ قریشی صاحب نے ان کی کتابوں کی عبارتیں پیش کیں تو یک لخت حیران سا ہو گیا، پھر فرمایا اسمٰعیل صاحب میں دیکھوں گا کہ آپ میرے اعتراضات کا کیا جواب دیتے ہیں ؂

پڑا فلک کو کسی دل جلے سے کام نہیں
جلا کے راکھ نہ کر دوں تو دوست نام نہیں

اعتراض ۳ لیجئے یہ ہے تفسیر قمی اس کے ص ۱۲۹ میں آیت غلط لکھی ہے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَارْجِعُوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ تفسیر قمی میں یہ آیت غلط لکھی گئی ہے۔ حالانکہ فَارْجِعُوْهُ نہیں ہے بلکہ فَرُدُّوْهُ ہے۔

۴:۔ اسی طرح اصول کافی ص ۱۴۲ مطبوعہ ایران میں بھی اِلٰى اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ سے پہلے فَاِنْ خِفْتُمْ تَنَازُعًا ہے جواب دیں۔

۵۔ اسی طرح احتجاج طبرسی ص ۱۴۰ میں ہے مَا يُقِيْمُوْنَ دَعَائِمَ كُفْرِهِمْ كَه

قرآن مجید میں ایسی آئتیں بھی ہیں جس سے کفر کے ستون کھڑے ہوتے ہیں
اے قرآن میں کفر کے ستون ثابت کرنے والو کیا اب بھی دنیا کے
سامنے تم یہ کہہ سکو گے کہ ہمارا ایمان قرآن پر ہے؟۔
۶۔ فصل الخطاب صنـ۳ میں ہے مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فِیْ وَلَایَۃِ عَلِیٍّ
والائمۃ کہ اصل میں قرآن یوں تھا۔ رہا شیخ صدوق وہ منفرد ہے ائمہ کے
قول کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ حضرات میں نے مولوی اسمٰعیل کے پیش کردہ
دلائل کے جوابات دینے کے بعد ان پر ۱۸ اعتراضات کئے ہیں انہیں چاہئیے
کہ میرے تمام اعتراضات کے جواب نمبر وار دیں ورنہ کوئی جواب
قابل قبول نہ ہوگا۔

مناظر اہل تشیع حضرات آپ نے دیکھ لیا مولوی دوست محمد صاحب
نہ تو میری پیش کردہ آیت کا جواب دے سکا اور نہ روایت کا

(۱) تفسیر اتقان میں ہے کہ قرآن کے دس لاکھ حروف تھے لیکن اب تین لاکھ
ہیں۔
(۲) درّ منثور میں ہے یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ اَنَّ عَلِیًّا مَّوْلَی الْمُؤْمِنِیْن
حالانکہ اب نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ تم بھی تحریف قرآن کے قائل ہو۔
۳۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ معوذتین قرآن میں نہیں ہے۔ قریشی
صاحب نے الزام تو ہم پر لگانا چاہا اور لگ گیا ان پر۔
۴۔ بخاری شریف ج۲ ص۶۵۴ میں ہے نزلت فی مراسم الحج۔ اس کے
ہوتے ہوئے اب بھی آپ ہمیں تحریف قرآن کے قائل کہہ رہے ہیں۔

لوگو! قریشی صاحب کو چاہیئے کہ میری پیش کردہ عبارتوں کا جواب دے
میرا دعویٰ ہے کہ قریشی صاحب جواب نہ دے سکیں گے۔ (اس پر لوگوں
نے کہنا شروع کر دیا کہ مناظر اہل تشیع جواب سے گریز کر رہا ہے) اس پر
خادم حسین نے اٹھ کر کہا یہ الزامی جوابات دیئے جا رہے ہیں۔ غور سے سنو
قریشی صاحب نے فرمایا کہ جس کے پاس تحقیقی جواب نہ ہوں وہ الزامیات
پر اتر آتا ہے۔ (مولوی اسماعیل ادھر اُدھر کی باتیں کرنے کے بعد بیٹھ گیا
اور آخر میں کہا کہ مولوی صاحب ضعیف روائتیں مت پڑھیئے۔

مناظر اہلسنّت:- حضرات ہمارا اندازہ صحیح نکلا۔ میں نے پہلی ٹرن میں
یہ کہا تھا کہ مولوی اسمٰعیل میں اگر جرات ہمّت
دیانت ہے تو میرے اعتراضات کا نمبر وار جواب دے مگر جواب دینے
کی طاقت اس میں کہاں۔ آپ جانتے ہیں کہ میں نے مولوی اسمٰعیل کے پیش کردہ
دلائل کو ایسا توڑا کہ جس کے جواب الجواب سے اسمٰعیل قاصر رہا۔ دیکھئے۔

۱۔ میں نے الصافی ص۲۶ باب النوادر کا حوالہ پیش کیا مولوی اسمٰعیل نے اس
کو ہاتھ تک نہ لگایا۔

۲۔ میں نے الصافی سطر ۱۱ ص۲۷ کی دوسری عبارت پڑھی مگر مولوی اسمٰعیل
صاحب ہضم کر گئے۔

۳۔ میں نے احتجاج طبرسی ص۱۳۷ کے حوالہ سے ثابت کیا کہ تیسرا حصّہ
قرآن کا یا اس سے زیادہ نکالے جانے کے شیعہ قائل ہیں۔ مگر مولوی صاحب
نے اس پر توجہ نہ دی۔

۴۔ میں نے احتجاج سے تحریف و تبدیل کا لفظ پیش کر کے اعتراض کیا جس کا جواب آپ نے نہ دیا۔

۵۔ میں نے تفسیر قمی کے حوالہ سے شیعوں کا غلط قرآن پیش کیا لیکن اسمٰعیل صاحب نے ڈکار بھی نہ دیا۔

۶۔ اسی طرح اصول کافی ص۱۳۶ احتجاج ص۱۴۰ فصل الخطاب ص۳۱ کی وہ عبارتیں پیش لیں جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ شیعوں کے نزدیک موجودہ قرآن میں ایسی آئتیں بھی العیاذ باللہ موجود ہیں جن سے کفر کے ستون کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن بجائے اس کے کہ مولوی صاحب اپنا دامن صاف کرتے الٹا انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ تم بھی تو قائل ہو۔

پس اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسماعیل نے یہ تسلیم کر لیا کہ جس طرح اہل تشیع تحریف کے قائل ہیں۔ اسی طرح اہلسنت بھی ہیں۔ دیکھئے مولانا جب تک آپ میرے اعتراضات کا جواب نہ دے لیں۔ آپ کو اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ آٹھ اعتراضوں کے جوابات آپ پر بطور قرض باقی ہیں۔ اچھا ہوتا کہ میں آپ کے پیش کردہ اعتراضات کے جواب نہ دیتا۔ جیسا کہ مناظرے کا اصول ہے۔ کہ آپ جواب دے سکتے ہیں اعتراض نہیں کر سکتے۔ مگر گھبرائیے مت سنیئے تفسیر اتقان والی روایت۔ اوّلاً سند کی حیثیت سے صحیح نہیں۔ اور علی تقدیر التسلیم یہ تخمینہ۔ اس وقت کا ہے جبکہ آئتیں منسوخ نہیں ہوئی تھیں۔ جب بعض آئتیں منسوخ التلاوۃ ہو گئیں تو مقدار یہ رہی۔ قرآن مجید میں میرے جواب کی تائید موجود ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا

(ترجمہ) اے محمد کریم صلعم جو آئتیں کہ ہم منسوخ کر دیتے ہیں یا آپ کے ذہن مبارک سے بھلا دیتے ہیں ان سے بہتر ہم آپ کو دے دیتے ہیں۔

رہا درمنثور کا حوالہ وہ تو بالکل ہی آپ کے مطلب کے لئے مفید نہیں کیونکہ اِنَّ عَلِیًّا مِنَ الْمُؤمِنِیْنَ تفسیری نوٹوں میں داخل ہے۔ آپ یہ کہیں نہیں دکھا سکتے کہ جبریل اسی طرح لے آیا ہو اگر ہے تو ثابت کرو۔

مُعوّذتین والی روایت کا عبداللہ بن مسعود سے نقل کرنا غلط ہے تفسیر کبیر وغیرہ میں اسے بعید از قیاس لکھا گیا ہے۔ نیز حدیث میں ہے۔

اِقْرَءُوا القرآن علیٰ قِراءَۃِ عبدِ اللہ بن مَسْعُوْد۔

کہ قرآن مجید کو عبداللہ بن مسعود کی قرأت سے پڑھو۔ پس اگر یہ روایت ہمارے نزدیک قابل قبول ہوتی تو یقیناً معوذتین کو موجودہ قرآن سے گرا دیا جاتا۔

بخاری شریف کی عبارت پیش کر کے آپ نے دجل سے کام لیا ہے۔ نزلت فی مواسم الحج قرآنی آیت نہیں ہے۔ وہ تو یہ ذکر کیا جا رہا ہے کہ فلاں آیت حج کے موقع پر نازل ہوئی۔ مولوی اسمٰعیل کیا آپ خواہ مخواہ کچی باتیں کر کے دنیا کو دھوکا دیتے ہیں۔ یاد رکھیئے ان حیلہ جات سے آپ کا دامن چھوٹ نہیں سکتا۔ میرے ۸ اعتراضات وہ ہیں۔ اور پانچ اعتراضات کے جوابات اب دیکھئے۔

(۱/۵) اصول کافی ص۳۹۱ میں ہے۔ اَمَّا دَا اللہِ مَا تَرَدَّدْتُہٗ اَ بَدًا حضرت

علیؓ نے فرمایا کہ تم قیامت تک اس اصلی قرآن کو نہ دیکھ سکو گے۔ پس واضح ہو گیا کہ تمہارے عقیدے کے مطابق جو اصلی قرآن ہے وہ موجود نہیں۔ اور جو موجود ہے وہ اصلی نہیں۔ کیا تم سے کوئی احمد زیادہ قرآن مجید کا منکر ہو گا۔

(نوٹ) قریشی صاحب نے جب یہ حوالہ دیا تو لوگ اَیَّدَکَ اللّٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسْ کہہ رہے تھے۔ قریشی صاحب کے چہرے پر خوشی تھی اور اسمٰعیل کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔

(۱۲)۔ مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب معین مناظر سے آپ نے کڑک کر لاؤ شاہ جی مرآۃ العقول میں اسمٰعیل کو بتاؤں کہ تحریف و نقص قرآن کی روائتیں صحیح ہیں یا ضعیف۔ آپ نے کتاب اٹھا کر فرمایا یہ میرے ہاتھ میں مرآۃ العقول ہے اس کے صفحہ ۵۳۶ ج ۲ میں ہے اِنَّ ھٰذَا الْخَبَرِ وَکَثِیْرٌ مِنَ الْاَخْبَارِ الصَّحِیْحَۃِ صَرِیْحَۃٌ فِیْ نَقْصِ الْقُرْاٰنِ وَتَغَیُّرِہٖ آپ نے فرمایا دیکھئے اس میں لکھا ہوا ہے کہ یہ حدیث اور بہت سی صحیح حدیثیں صراحت کر رہی ہیں۔ کہ یہ قرآن شیعوں کے عقیدے میں نقص بھی ہے اور بدلا بھی گیا ہے۔

مولوی اسمٰعیل صاحب! اگر طاقت ہے تو جواب دینا۔ فرمائیے ضعیف روایت پیش کر رہا ہوں یا صحیح کیا اصول کافی میں یہ روایت نہیں ہے؟ کہ جو قرآن جبرائیل لایا تھا اس کی سترہ ہزار آئتیں تھیں مرآۃ العقول ص ۵۳۶ سے آپ اپنی اداؤں پہ ذرا غور کرو ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی۔

(۱۳) اور سنیئے ترجمہ مولوی مقبول ص ۷۰ میں حاشیہ پر لکھا ہوا ہے کہ

اَلتَّائِبُوْنَ غلط ہے اَلتَّائِبِیْنَ صحیح ہے اَلْعَابِدُوْنَ غلط ہے اَلْعَابِدِیْنَ صحیح ہے۔ ارے موجودہ قرآن کے لفظوں کو غلط کہنے والو تم کس منہ سے اپنا ایمان قرآن پر ثابت کر سکتے ہو جواب دو ورنہ تسلیم کر لو کہ تم منکر قرآن ہو۔

(۴/۱۲) یہ ہے میرے ہاتھ میں فصل الخطاب اس کے صفحہ ۳۰ پر ہے اِنَّ الْاَصْحَابَ قَدْ اَطْبَقُوْا کہ شیعہ حضرات کے تمام مقتدر اصحاب کا اتفاق ہے کہ موجودہ قرآن بدلا ہوا ہے۔ مولوی اسمٰعیل پینترے بازی سے کام نہیں چلے گا یا تو ان کتابوں کا انکار کر یا مان جا کہ شیعہ کا ایمان قرآن پر نہیں ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں ۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اور لیجئے (۵/۱۳) یَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتَابُ مُوْسٰى ترجمہ مقبول برحاشیہ حالانکہ موجودہ قرآن میں اس ترتیب سے نہیں ہے۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

شیعی مناظر:۔ آپ نے دیکھ لیا قریشی صاحب میرے اعتراضات کے جوابات نہ دے سکے۔ جب اسمٰعیل کے منہ سے یہ لفظ نکلے تو پبلک استغفار پڑھ رہی تھی۔ کہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔ جواب خود نہیں دے سکتا اور الزام قریشی صاحب پر لگاتا ہے۔ مولوی اسمٰعیل نے کہا جو روایت قرآن کے خلاف ہو وہ جھوٹی ہے تو میں ان روایتوں کو کیوں مانوں۔ اس پر قریشی صاحب نے

اُٹھ کر کہہ دیا۔ جب تیرے غار والے امام نے مان لیا تو تیری طاقت ہے کہ تو نہ مانے۔

اسمٰعیل نے کہا۔ قریشی صاحب بار بار مطالبہ کر رہے ہیں کہ حضرت علیؓ کا جمع کردہ قرآن کیا تھا۔ ارے مولانا صاحب وہ نزول آیات کی ترتیب پر تھا۔ اس ترتیب پر نہ تھا یہ ترتیب تو غلط ہے۔ قریشی صاحب چالاکی سے مجھے قرآن کا منکر بناتے جا رہے ہیں۔

کیا آپ کی بخاری شریف ص ۷۴۶ میں نہیں ہے کہ عثمان نے قرآن جلوا دیئے کیا ابن ماجہ ص ۱۴۸ میں نہیں ہے کہ قرآن بکری کھا گئی۔

کیا فتاویٰ قاضی خاں میں نہیں کہ پیشاب سے قرآن لکھنا جائز ہے۔ جو قرآن جلانے والے ہیں ان کو تم بے ایمان نہیں کہتے ہو۔ اگر ہم بے ایمان ہیں تو قرآن کے جلانے والے ہیں (معاذ اللہ) (کاتب) زیادہ ہیں۔

اس پر صدر مناظرہ مولانا سید احمد شاہ صاحب امام پاکستان نے کہا اسمٰعیل یہ لفظ واپس لے جس کے جواب میں اسمٰعیل نے بیہودگی سے یہ کہا "بیٹھ جا احمد شاہ کا بیٹا"۔ اس پر قریشی صاحب نے کہا واپس لو لفظ واپس لو اسمٰعیل نے انکار کیا تو قریشی صاحب نے کہا تیرے جیسے لاکھوں اسمٰعیل سید احمد شاہ کے جوتے پر قربان تو اسمٰعیل نے کہا میں قریشیوں کو پاولیوں کے جوتے پر قربان کرتا ہوں۔ تو قریشی صاحب نے کہا محمد مصطفےٰ بھی قریشی علی المرتضےٰ بھی قریشی کچھ تجھے شرم کرنا چاہیئے۔

اسمٰعیل نے ڈینگیں مارنی شروع کیں کہ میرے مقابلے میں کون ہے جو

مناظرہ کر سکے۔

مناظر اہلسنّت:۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خوں بھی نہ نکلا

لوگو آپ نے دیکھ لیا کہ مولوی اسمٰعیل بالکل مطاعن پر اتر آیا ہے۔ اس وقت تک اس پر میرے ۱۲ اعتراضات باقی ہیں۔ میرا دعوےٰ ہے کہ پاکستان بھر کے سارے شیعہ بھی اکٹھے ہو جائیں تو جواب نہ دے سکیں گے۔

مولوی اسمٰعیل نہ سنتا ہے اور نہ سمجھتا ہے۔ یونہی کہتا چلا جارہا ہے۔ کہ قریشی صاحب نے میرے اعتراضات کے جوابات نہ دیئے برائے خدا اگر جواب نہیں دیئے تو کچھ کہا بھی۔ اگر ہمت ہے تو اس کہے پر اعتراض کر دے نئے مطاعن کے کرنے کا فائدہ۔ میرا مدِمقابل کہتا ہے کہ عثمانؓ نے قرآن جلوا دیئے افسوس تو یہ ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب کو باوجود چار آنکھوں کے بخاری شریف کے حروف نظر نہیں آتے۔ وہاں تو ماسوائے قرآن کا لفظ ہے یعنی قرآن کے بغیر جلوانے کا حکم کیا معاذ اللہ اگر قرآن جلائے تھے تو اسمٰعیل صاحب مجھے بتائیں شیر خدا نے کیا عمل کیا۔ قرآن کے ماسواء کے جلانے سے قرآن کا جلانا لازم نہیں آتا۔

مولوی اسمٰعیل کہتا ہے کہ قرآن کو بکری کھا گئی مجھے تعجب ہے کہ قرآن کا مقام اسمٰعیل نے کاغذ سمجھ رکھے ہیں یا مومنوں کا سینہ۔

مولوی صاحب قرآن میں واضح ہے بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي

صُدُورِ الْمُؤْمِنِيْنَ بلکہ یہ آیتیں مومنوں کے سینوں میں محفوظ ہیں۔ جب تک اہلسنّت دنیا میں موجود ہیں خواہ بکری کھا جائے یا ہاتھی قرآن مٹ نہیں سکتا قرآن اُس دن معدوم ہو جائے گا۔ جب اہلسنّت مر جائیں گے۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کو بغیر اہلسنّت کے سینوں کے کوئی مقام قرآن کا خزینہ ملا ہی نہیں (واہ واہ کی آوازیں) پیشاب سے لکھنے والی روایت نہ تو یہ کسی امام کا قول ہے۔ اور نہ کسی مقتدا کا۔ یہ تو ابوبکر اسکاف کا قول ہے۔ کسی کے قول نقل کرنے سے ہمارے مذہب پر حملہ نہیں ہو سکتا۔ قول تو موافقوں کا بھی نقل کیا جاتا ہے اور مخالفوں کا بھی ہمارا مذہب منیۃ المصلی سے لے کر شامی تک یہی لکھا ہوا ہے کہ بے وضو اور جنب قرآن مجید کو نہ ہاتھ لگا سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے جب ہمارے مذہب میں اتنا احتیاط ہے تو اس مذہب کے خلاف جو بات ہوگی وہ یقیناً ناقابل قبول ہوگی۔ کسی باطل قول کو پیش کر کے ہمارے مذہب کو داغدار ہرگز نہیں بنایا جا سکتا۔

مولوی صاحب آپ تو مفت کے الزام عائد کر رہے ہیں۔ آپ تو مناظرہ ہار چکے ہیں کہ قرآن کی موجودہ ترتیب غلط ہے۔ اس سے اور زیادہ آپ کیا کریں گے۔ (جس کا انکار اسمٰعیل نے نہ کیا۔)

رہا یہ کہ اسمٰعیل صاحب نے صحابہ کرام رض کو بے ایمان کہا ہے۔ سنیئے اگر وہ بے ایمان تھے تو کیا بے ایمانوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اگر ایسا ہے تو آپ مہربانی کر کے جواب دیجئے۔

(۲۶) لَقَدْ رَأَيْتُ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَمَا اَرَىٰ اَحَدًا مِّنْكُمْ يُشْبِهُهُمْ

نہج البلاغہ ص۱۹۰ ج ۱۔
کیا حضرت علی مرتضےٰ رضؓ نے اس عبارت اور خطبے میں صحابہ کرام کو بےمثال نہیں فرمایا۔ کیا بے ایمانوں کو بھی بے مثال کہا جا سکتا ہے؟ جواب دو۔
(۷/۱۵) لَقَدْ کَانُوْ یُصْبِحُوْنَ شُعْثاً غُبْراً وَّ قَدْ بَاتُوْا سُجَّداً وَّ قِیَاماً
نہج البلاغہ مطبوعہ الاستقامہ ص۱۹۰ ج ۱۔ بتائیے جو سارا دن معروفِ جہاد رہیں اور راتوں کو مشغولِ نماز ہوں آپ ان کو بے ایمان کہتے ہیں۔ سوچ کر جواب دینا۔

(۸/۱۶) یُرَاوِحُوْنَ بَیْنَ جِبَاهِهِمْ وَخُدُوْدِهِمْ، نہج البلاغہ ص۱۹۰ ج ۱
صحابہ کرام رضؓ کے گریہ اور خدا سے خشیت کے متعلق حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ کبھی رخسارے زمین پر رکھتے تھے اور کبھی پیشانی کیا یہ بے ایمانوں کے کام ہوتے ہیں۔
(۹/۱۷) وَکَانَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ عِنْدَهُمْ هَمَلَتْ اَعْیُنُهُمْ حَتّٰی یَبُلَّ جُیُوْبَهُمْ
نہج البلاغہ ص۱۹۰ ج ۱۔ حضرت علی رضؓ کا ارشاد ہے۔ کہ جب صحابہ کرام رضؓ کے سامنے خدا تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا تھا۔ تو ان کے رونے سے گریبان بھیگ جاتے تھے۔ جواب درکار ہے بغیر جواب کے پیچھا نہیں چھوٹے گا۔
(۱۰/۱۸) ثُمَّ قَامَ وَ تَهَیَّاَ لِلصَّلٰوۃِ وَحَضَرَ الْمَسْجِدَ وَصَلّٰی خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ
احتجاج طبرسی ص۵۹ حضرت علی رضؓ مرتضےٰ نے مسجد نبویؐ میں نماز کے ارادے سے جا کر ابوبکر صدیق کے پیچھے نماز ادا کی فرمائیے کیا صدیق اکبر رضؓ بے ایمان تھے۔
(۱۱/۱۹) یہی عبارت تفسیر قمی ص… میں ہے ذرا سنبھل کر جواب دینا۔
(۱۲/۲۰) مرۃ العقول ص۳۸۸ میرے ہاتھ میں ہے۔ اس میں اقامت صدیقی

اور اقتدائے حیدری کا حوالہ موجود ہے۔

(۱۳/۲۱) لیجئے جلاءالعیون ص۱۵۰ پر بھی یہی عبارت موجود ہے جواب عطاء فرمائیے۔

(۱۴/۲۲) فرموداتِ حیدری ص۱۲۷ میں صبح کی نماز کی تصریح موجود ہے یا اقرار کرنا ہوگا۔ اور مذہب چھوڑنا ہوگا۔ یا جواب دینا ہوگا۔

(۱۵/۲۳) ضمیمہ ترجمہ مقبول ص۴۱۵ پر بارہِ نماز کی تصریح موجود ہے ثابت ہو گیا کہ صحابہ کرام ایمان دار ہیں اور ان کو بے ایمان کہنے والا بے ایمان ہے

(۱۶/۲۴) من لایحضرہ الفقیہ ص۱۴۵ میں ہے کہ بے ایمان کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز فرمائیے اگر ایسا تھا تو علیؓ مرتضےٰ نے نماز کیوں پڑھی۔

ہاں تو اصلی مضمون کی طرف آؤں شیعہ صاحبان کا نہ موجودہ قرآن پر ایمان ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہے۔

(۱۷/۲۵) تفسیر صافی ص۱۱ اس میں ہے اِنَّھُمْ اَثْبَتُوْا فِی الْکِتَابِ مَا لَمْ یَقُلْہُ اللّٰہُ قرآن مجید میں ایسی عبارتیں بھی ہیں جو خدا نے بیان نہیں کیں۔ اب تو مسئلہ واضح ہو گیا۔ اگر مولوی اسمٰعیل صاحب میں جرأت ہے تو میرے پچیس ۲۵ اعتراضات کے نمبر وار جواب دیں ورنہ وہ ہار گئے اور اہلسنّت جیت گئے۔

مناظر اہل تشیع کی آخری تقریر

اس کے اوّل میں مناظر اہلسنّت کے صدر نے فرمایا۔ مناظر اہل تشیع کو دلائل کا اعادہ کرنا جائز ہوگا۔ اصولِ مناظرہ کی حیثیت سے نئی دلیل پیش کرنے کا حق نہ ہوگا۔

مولوی اسمٰعیل صاحب نے کہا۔ حضرات آپ نے دیکھ لیا کہ قریشی صاحب کے دلائل بالکل بھدے ہیں۔ نہ دلائل میں زور ہے اور نہ روایات قابل اعتبار ہیں۔ اوّل سے لے کر آخر تک میرے جتنے دلائل تھے ان کا جواب قریشی صاحب سے نہ بن آیا قریشی صاحب نے نماز پیچھے پڑھنے کا تذکرہ شروع کر دیا حالانکہ اس کا کیا تعلق تھا۔ اہلسنت کے نزدیک ولدالزنا کے پیچھے بھی نماز جائز ہے قریشی صاحب نے اُٹھ کر کہا جناب یہ عبارت جو میں نے پیش کی ہے آپ کی کتاب کی ہے یا انکار کر دیا جواب دو۔

بالآخر کبھی اِدھر کی مارتا تھا کبھی اُدھر کی۔ پبلک نے قریشی صاحب کو کندھوں پہ اُٹھا لیا۔ مبارکباد کے نعرے تھے گلے میں پھولوں کے ہار تھے اغنیاء روپے آپ کے سر پہ قربان کر رہے تھے حضرت خواجہ صاحب سیال شریف الحمدللہ۔ الحمدللہ کہہ رہے تھے۔ قریشیؒ صاحب جیت گئے اسمٰعیل ہار گیا۔ عوام نے پورا یقین کر لیا کہ شیعوں کا موجودہ قرآن پہ ایمان نہیں ہے۔

روئیداد مناظرہ نمبر (۲)

زیر تحکیم مخدوم خواجہ مولانا قمرالدین صاحب سیال شریف

موضوع مناظرہ :۔ خلافت خلفاء ثلاثہ۔

مناظر اہلسنّت :۔ حضرت العلامہ مولانا دوست محمد صاحب قریشیؒ

مناظر اہل تشیع :۔ مولوی محمد اسمٰعیل گوجرہ۔

صدر مناظر اہلسنّت ...... مولانا سید احمد شاہ صاحب چوکیروی۔

صدر مناظر اہل تشیع .... مرزا یوسف لکھنوی۔
معین مناظر اہلسنّت .... مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب بہاولپوری۔
معینان مناظر اہل تشیع .... ہر دو تلمیذ اسماعیل۔

تقریر مناظر اہلسنت:۔ خطبہ تحمیدیہ کے بعد۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ مِنْكُمْ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ حضرات بحیثیت مناظر اہلسنّت ہونے کے میرا دعویٰ ہے کہ خلفاء اربعہ کی خلافت برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کے متعلق خلافت کا وعدہ فرمایا اور حسب وعدہ خداوندی انہیں کو خلافت نصیب ہوئی۔

۱۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ اٹل ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

۲۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ سے پتہ چلتا ہے کہ جن کو خلافت نصیب ہو گی وہ ایماندار ہوں گے۔ اور ہوں گے بھی ایک سے زیادہ اور چونکہ یہ آیت ۴ھ میں نازل ہوئی ہے لہٰذا خلافت ان کا حق ہے۔ جو اس وقت تک مسلمان ہو چکے تھے۔ اس بنا پر امیر معاویہؓ کا دورِ خلافت خلافتِ راشدہ میں شمار نہ ہوگا۔

۳۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمْ سے معلوم ہوا کہ خلفاء کو بادشاہی بھی ملے گی اور ساتھ ساتھ ان کا دین بھی دنیا میں غالب ہوتا چلا جائے گا۔ آج دنیا دیکھ رہی ہے کہ روز اوّل سے لے کر آج تک خلفاء اربعہ کا دین غالب رہا۔ بخلاف سبائیوں کے مفروضہ خلفاء کے کہ نہ ان کو غلبہ نصیب ہوا اور نہ ان

کا دین متمکن ہوا۔ بلکہ انہوں نے تقیے میں زندگی بسر کی اور اسے جزو دین قرار دیا۔ پس یہ آیت میرے دعویٰ کی دلیل نمبر اوّل ہے۔

اِستدلال ۲:۔ لیجئے ثمرۃ العقول ص ۱۴۷ ج ۱ مطبوعہ نجف اشرف میرے ہاتھ میں ہے اس میں صاف طور پر مرقوم ہے لَتُوَرِّثَنَّهُمْ اَرْضَ الْکُفَّارِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ کہ ان خلفاء کو عرب و عجم کے کفار کی زمینوں کا مالک بنائیں گے۔ اور یقیناً یہ مقام خلفاء ثلثہ کو نصیب ہوا۔

اِستدلال ۳:۔ تفسیر منہج الصادقین ص ۳۱۲ ج ۶۰ و در اندک وقتی حق تعالیٰ بوعدہ مومناں وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسریٰ و بلاد روم بدیشاں ارزانی داشت۔

اِستدلال ۴:۔ تفسیر برحاشیہ ترجمہ مقبول میں ص ۵۸۴ پر بھی میرا دعویٰ موجود ہے۔ تفسیر مجمع البیان میں جناب امیر المومنین سے منقول ہے۔ کہ جس کے معنی یہ ہیں کہ ہم ان کو بہت ہی اچھی منزلت سے مراد ہے اہل مکہ پر غلبہ جنہوں نے ان پر ظلم کیا تھا۔ پھر کل عرب پر غلبہ پھر تمام مشرق و مغرب پر غلبہ۔ میں دیکھوں گا کہ اسمٰعیل صاحب کیا جواب دیں گے۔ کیا خلفاء اربعہ کی خلافت روز روشن کی طرح واضح نہیں ہو رہی۔

استدلال ۵:۔ اب اپنی تفسیر قمی کا حوالہ سنیئے ص ۶۸۷ میں ہے اِنَّ اَبَا بَکْرٍ یَلِی الْخِلَافَۃَ مِنْ بَعْدِیْ ثُمَّ مِنْ بَعْدِہٖ اَبُوْكَ کہ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ بیشک میرے بعد ابوبکرؓ تخت خلافت کا والی بنے گا۔ اس کے بعد عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اِستدلال ۶:۔ احتجاج طبرسی میں ہے ثُمَّ تَنَاوَلَ یَدَ اَبِیْ بَکْرٍ فَبَایَعَہٗ

علی المرتضیٰ رضؓ نے ابوبکر رضؓ کا ہاتھ پکڑا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔

استدلال ۷:۔ کتاب الروضہ فروع کافی ص ۱۵ میں بھی یہی الفاظ موجود ہیں۔

استدلال ۸:۔ نہج البلاغہ ص ج ۳ میں ہے [اِنَّہٗ بَایَعَنِیْ الْقَوْمُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانَ عَلٰی مَا بَایَعُوْھُمْ عَلَیْہِ فَلَمْ یَکُنْ لِلشَّاھِدِ اَنْ یَّخْتَارَ وَلَا لِلْغَائِبِ اَنْ یَّرُدَّ اِنَّمَا الشُّوْرٰی لِلْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ۔ دیکھئے یہ عبارت حضرت علی مرتضیٰ کے خطبے کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ میرے بیعت وہ لوگ ہوئے ہیں جو ابوبکر رضؓ عمر رضؓ۔ عثمان رضؓ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے تھے۔ بیشک مشورے کا حق مہاجرین وانصار کو ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضؓ کے عقیدے میں خلفاء ثلثہ کی بیعت برحق تھی۔ نیز مشورے سے خلافت کا انعقاد حضرت علی رضؓ کا مذہب ہے۔ مولوی صاحب الزام الیکشن کا ہم پر لگاتے تھے اب یا تو حضرت علی رضؓ کا فیصلہ تسلیم کرو اور یا آج کے بعد ان طعنہ جات سے توبہ کرو۔

شیعہ مناظر:۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِلَی الْاٰمِرِ الْاٰیَۃ۔ (حضرات) یہ وہی آیت ہے جسے قریشی صاحب نے تلاوت کیا ہے۔ اصل میں قریشی صاحب اس کے معنی نہیں سمجھ سکے۔ اس میں شک نہیں کہ وعدہ خلافت خدا تعالیٰ نے ہی کیا وعدہ خدا کرے اور خلیفے مشورہ سے بنائے جائیں افسوس ہے۔

۱۔ کیا ایسے اشخاص کو بھی خلیفہ تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ جو حضور علیہ السلام کے سامنے حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ کہے۔

۲۔ کیا ایسے حضرات بھی خلیفے بننے کے مستحق ہو سکتے ہیں جو قَدْ غَلَبَ عَلَیْہِ الْوَجَعَ حضور علیہ السلام پر درد غالب ہے۔ کہیں۔ رہا قریشی صاحب کا یہ کہنا کہ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ سے مراد حکومت ہے۔ غلط ہے۔ بلکہ خلافت روحانی مراد ہے۔

(۳) کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ میں اگر وہ خلفاء مشوروں سے بنے ہوں تو اب بھی بنالو۔ ورنہ وہاں مشاورت کی ضرورت اور نہ یہاں۔

(۴) آیت استخلاف میں یَعْبُدُوْنَنِیْ موجود ہے جس سے آپ کے تینوں کے پجاری نکل گئے۔

(۵) لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا حالانکہ ان سے بارہا شرکیہ افعال سرزد ہوئے تھے۔

(۶) مرۃ العقول ص۱۴۷ میں ہے ھُمُ الْاَئِمَّۃُ وَاَھْلِبَیْتُ ہے۔

(مناظر اہلسنّت) حضرات مولوی اسمٰعیل صاحب بجائے اس کے کہ میرے ۸ اعتراضات کا کوئی تسلی بخش جواب دیتے۔ اُلٹا انہوں نے اعتراضات کرنے شروع کر دیئے حالانکہ میرے مدمقابل جانتے ہیں۔ کہ ان داؤ پیچوں سے آج تک نہ پیچھا چھوٹا ہے اور نہ چھوٹے گا۔ ایسا مناظر ہمیشہ مقروض رہتا ہے اور آخر میں چت گرتا ہے کہ دنیا دیکھنے والی ہوتی ہے ورنہ انہیں لازم تھا کہ یہ ترتیب وار اوّلاً میرے دلائل کا جواب دینے بعد اپنے استدلال پیش کرتے۔ دیکھئے پہلے میں نے قرآن مجید سے خداوند تعالیٰ کا وعدہ ثابت کیا۔ بعدہٗ اُن خلفاء کے فتوحات کا ثبوت مرۃ العقول اور تفسیر منہج الصادقین

سے دیا۔ اس کے تفسیر قمی سے ص۴۸۶ ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے متعلق نبوی پیشگوئی دکھائی۔

اس کے بعد نہج البلاغہ ج۳ ص کی عبارت پڑھ کر شوریٰ کا جواز ثابت کیا بعد ہٗ حضرت علیؓ کا صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت ہوتا گیا۔ مگر افسوس کہ میرے فاضل مخاطب نے میرے کسی استدلال کو ہاتھ نہیں لگایا۔

خیر بہر حال اب مولوی اسمٰعیل کے پیش کردہ مطاعن کے جوابات سنئے۔

۱۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں قریشیؒ صاحب میرا مطلب نہیں سمجھ سکے۔ بالکل ٹھیک مولانا آپ کی چستیاں کون سمجھے۔

۲۔ مولوی اسمٰعیل صاحب کہتے ہیں کہ وعدہ خدا کرے اور خلافت کا مشورہ مہاجرین وانصار کریں۔

جواب:۔ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین قرآن مجید میں موجود ہے جب آپ سے رزق کا وعدہ خدا نے کیا تھا تو آپ نے گھنہ خاں صاحب گاڈی سے روٹی کیوں کھائی۔ جس طرح یہاں بظاہر آپ کو روٹی انھوں نے کھلائی لیکن حقیقت میں وعدہ اللہ کا پورا ہوا۔ بعینہٖ وہاں بھی مشورہ مہاجرین اور انصار نے کیا اور وعدہ اللہ کا پورا ہوا۔

جواب۲:۔ اِنَّا رَآدُّوْہُ اِلَیْکِ اُمِّ موسیٰؑ کے ساتھ موسیٰ کے پہنچانے کا وعدہ تو خدا نے کیا تھا۔ لیکن پہنچانے والے فرعون کی بیوی کے نوکر تھے۔

رہا حسبنا کتاب اللہ کہنا۔ اگر حضرت امیر عمرؓ کا یہ قول غلطی پہ مبنی تھا

توحضور علیہ السلام سے بروقت تردید ثابت کیجئے۔ قلم۔ دوات کاغذ اگر عمرؓ نے نہ دیا تو فرمائیے۔ اہلبیت نے اسی دن اسی وقت اور پانچ دن تک کیوں نہ دیا۔ مَا هُوَ جَوَابُكُمْ فَهُوَ جَوَابُنَا

۱۔ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ میں صرف روحانی خلافت مراد ہونے اور حکومت کا مراد نہ ہونے پر قرائن پیش کیجئے۔

۲۔ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ میں نفس خلافت قدر مشترک ہے ورنہ وہ نبی تھے۔ یہاں بھی اجراء نبوت کا معاذ اللہ قائل ہونا پڑے گا۔

۳۔ يَعْبُدُونَنِي اور لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ہے مَا أَشْرَكُوا نہیں ہے۔ لہٰذا سرے سے اعتراض ہی نہ رہا۔

۴۔ مرأۃ العقول اور اصول کافی آپ کی کتابیں ہیں۔ ہم پر حجت نہیں ہو سکتیں ہم جن کو خلیفہ سمجھتے ہیں انہیں امام بھی سمجھتے ہیں۔

۱۔ بار بار ان کے متعلق شرک کی رٹ لگانا خلافِ تحقیق ہے کیونکہ ابوبکر الصدیقؓ کے پیچھے تو حضرت علیؓ نے نمازیں پڑھی ہیں۔ کیا مشرک کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے جواب دیں۔

۲۔ لَقَدْ رَأَيْتُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَمَا أَرَىٰ أَحَدًا مِنْكُمْ يُشْبِهُهُمْ ~~۱۹~~/۲۸ میں حضرت علیؓ نے ان کے ایمان کی گواہی دی ہے جواب دیں۔

شیعی مناظر: قریشی صاحب! کتابوں کا درجہ پہلے ہے۔ جب ہم یہ (۱) مسئلہ قرآن سے ثابت کر سکتے ہیں تو ہمیں کتابوں کی کیا ضرورت ہے۔ قرآن میں ہے۔ إِنَّا جَعَلْنَا دَاوُدَ خَلِيفَةً۔

۲۔ قرطاس میں ھَلُمَّ مفرد کا صیغہ ہے جس سے مراد عمرؓ ہے۔
۳۔ علیؓ اگرچہ موجود تھے مگر اعتراض نہیں کیا۔

اور قریشیؒ صاحب میرے سامنے کھڑے ہو کر آپ خلفاء کی حقانیت کے دلائل دیتے ہیں۔ آپ کی کتاب میں تو حدیث موجود ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا میرے ممبر پہ بندر ناچیں گے۔

۴۔ آپ کے نزدیک ہر فاسق کے پیچھے اقتداء جائز ہے آپ علیؓ کا رونا کیوں رو رہے ہیں۔ قریشیؒ صاحب اور ان کے حواریین کے چہرے پر ہنسی طاری ہے۔ یہ پھیکی پھیکی ہنسی ہار جانے کی علامت ہے میں نے خلافت خلفاء ثلاثہ کے خلاف کتنے زبردست دلائل پیش کئے ہیں لیکن قریشیؒ صاحب جواب ہی نہیں دیتے۔

مُناظر اہلسنّت مجھے حیرت ہوتی ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب یَا دَاوٗدَ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَۃً تو قرآن سے پڑھ سکتے ہیں لیکن یَا عَلِیُّ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَۃً نہیں دکھا سکتے۔

جوابؔ :۔ مشکوٰۃ شریف میں اِیْتُوْنِیْ بِقِرْطَاسٍ موجود ہے جو کہ جمع کا صیغہ ہے۔ لہٰذا صرف حضرت عمرؓ مخاطب نہ رہے۔

مولوی اسمٰعیل صاحب نے یہ عبارت پڑھ کر میرے ممبر پہ بندر ناچیں گے۔ ہمارے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ مولوی صاحب غلط اور موضوع عبارتیں پڑھ کر دنیا کو دھوکا نہ دیجئے اور خارجیوں کو طبع آزمائی کا موقع نہ دیجئے۔ ورنہ کسی کو اس حکم میں معاذ اللہ داخل کرنے اور کسی کو معاذ اللہ نکالنے کی آپ کے

پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس بناء پر ہمیں یقین سے کہنا ہوگا۔ کہ اس سے مراد یزید ہے اور بنی اُمیہ کے ظالم بادشاہ ہیں۔ نیز دنیا دیکھ رہی ہے کہ آپ بھی ممبر نبوی پر کھڑے ہو کر مناظرہ کر رہے ہیں اور میں بھی بیٹھا ہوں بحمداللہ وقار۔ طمانیت اور آرام سے باتیں کر رہا ہوں آپ اچھل رہے ہیں کود رہے ہیں۔ لہٰذا نبوی فرمان کے مطابق ممبر پہ ناچنے والے بندر آپ ہیں مجھے افسوس ہے کہ میں نے ایسے جملے آپ کے متعلق استعمال کر دیئے مگر کیا کروں اس پر مجھے آپ نے مجبور کر دیا ہے۔ مولانا ان مطاعن سے خلفاء ثلاثہ کے وقار کو مٹا نہیں سکتے۔ ے

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن ؛ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اب ذرا دل کھول کر میرے اعتراضات کا جواب دیجئے۔

۱۔ حضرت علی رض کا ارشاد ہے اَلَا وَاِنِّیْ اُقَاتِلُ رَجُلَیْنِ رَجُلاً اِدَّعٰی مَالَیْسَ لَہٗ (ترجمہ) خبردار میں دو شخصوں سے قتال کرتا ہوں ایک تو وہ جو ایسا دعویٰ کرے جس کا وہ اہل نہ ہو۔ لہٰذا یا تو مانو کہ ابوبکر رض و عمر رض و عثمان رض کی خلافت برحق تھی ورنہ قتال ثابت کرو۔

حیات القلوب ص۴۸۹ ج۲ میں ہے کہ خندق کھودتے وقت حضور علیہ السلام نے پتھر پر تین وار کئے اور ہر وار سے روم، شام اور ملک یمن مدائن کے محلات اور ملک کی فتح کی بشارت ملی اور آپؐ کا یہ فرمان ہے کہ اللہ نے یہ ممالک میرے ہاتھ پر فتح کر دیئے ہیں۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ یہ ملک حضرت عمر رض کے دورِ خلافت میں فتح ہوئے۔ لہٰذا یا تو فاروق اعظم رض کے دورِ خلافت کو

حقانیت کا دَورہ اور خلافت کو خلافیت حقہ تسلیم کرو ورنہ جواب دو۔

شیعی مُناظر | شہروں کا فتح کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ کیا قسطنطنیہ کو یزید نے فتح نہیں کیا تھا۔ قریشی صاحبؒ خلیفہ ملکوں کے فتح کرنے سے نہیں ہوتا۔

۱۔ لیجئے خم غدیر میں مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ موجود ہے کیا یہ الفاظ آپ کے کسی خلیفے کے متعلق بھی کہے گئے اگر کہے گئے تو ثابت کرو۔

۲۔ فتاویٰ مولانا عبدالحی میں ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر علی المرتضےٰؓ کو خلیفہ بناؤ گے تو جنّت میں جاؤ گے۔

۳۔ شرح فقہ اکبر میں ہے کہ ان کا چھٹا امام یزید ہے۔

۴۔ الفاروق میں ہے کہ لَاُحَرِّقَنَّ عَلَیْکُمُ الْبُیُوْتَ

مُناظر اہلسنّت | ۱۔ قسطنطنیہ کے فتح کا حوالہ آپ نے غلط دیا ہے۔ اگر ہمّت ہے تو ثابت کیجئے۔

۲۔ من کنت مولاہ میں خلافت بلافصل پر استدلال غلط ہے بلکہ اس اس سے موالاۃ اور دوستی مراد ہے۔ کہ جس کا میں دوست ہوں اس کا علیؓ دوست ہے، مطلب یہ کہ دشمن نہیں ہے۔ جیسا کہ شیعوں کا مذہب ہے لیکن افسوس کہ آپ نے معنیٰ غلط بیان کر کے لوگوں کو ورغلانا شروع کر دیا۔

۳۔ فتاویٰ عبدالحی میں ابوبکرؓ کے خلیفہ نہ بنانے کی تصریح نہیں ہے نیز اگر امر خلافت حکم خداوندی تھا تو بناؤ گے کا استدلال ~~ثابت~~ ہوتا ہے۔

۴۔ مولانا یزید ہمارے چھٹا امام نہیں ہے، ہم تو اس کو اسی نگاہ سے دیکھتے

ہیں جس سے تم دیکھتے ہو۔ جہاں اس کا تذکرہ ہے وہاں خلافتِ راشدہ کا لفظ نہیں ہے۔ بلکہ بادشاہانِ عرب کے سلسلے میں اس کا ذکر موجود ہے۔ مگر افسوس کہ آپ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ اچھا اگر یہی حال ہے تو یہ ہے آپ کی۔

(ا) رجال کشی اس میں ہے ثُمَّ قَالَ معاویۃ لِلْحَسن قُمْ فَبَایِعْ فَبَایَعَ ثُمَّ قَالَ لِلْحُسَیْنِ قُمْ فَبَایِعْ کہ امیر معاویہؓ نے امام حسن کو پہلے اور امام حسین کو بعد میں حکم دیا کہ یکے بعد دیگرے اٹھو اور میرے ہاتھ پر بیعت کرو۔ چنانچہ ان دونوں نے بیعت کی فرمایئے اب امیر معاویہؓ تمہارا امیر بنا یا ہمارا۔ ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

۲۔ فروع کافی ج۳ ص۱۱ کتاب الروضہ میں ہے کہ یزید کو امام زین العابدین نے کہا کہ میں تیرا غلام ہوں تیری مرضی جو آئے میرے ساتھ کر سکتا ہے۔ ؎

آپ اپنی اداؤں پہ ذرا غور کرو!
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

شیعی مناظر:۔ حضرات قریشی صاحب اپنی باتیں کر رہے ہیں۔ میری باتوں کا جواب نہیں دیتے۔ میں نے کہا کہ خدا خلیفے بناتا ہے۔ لیکن قریشی صاحب اپنے بنائے اور تیار کئے ہوئے خلفاء کی رٹ لگا رہے ہیں۔ پھر اس نے اپنے ان دلائل کو دہرا کے مطلب ثابت کرنا چاہا۔ مگر بات تو قریشی صاحب کی بن چکی تھی۔

مناظر اہلسنت کی آخری تقریر

حضرات یہ میری آخری تقریر ہے میں نے پہلے آپ کے سامنے وعدہ خداوندی پیش کیا اس کے بعد حضور علیہ السلام کی پیشینگوئی پیش کی اس کے بعد ابو بکر صدیق رض کے ہاتھ پر حضرت علی رض کی بیعت شیعوں کی کتابوں سے ثابت کی۔ بعدہٗ مہاجرین اور انصار کے انتخاب پر حضرت علی رض کی رضا، نہج البلاغہ کے خطبات سے دکھائی اس کے بعد خلفاء اربعہ کی خلافت پر دلائل عقلیہ و نقلیہ پیش کئے۔ آپ جانتے ہیں کہ مولوی اسمٰعیل بجز سلام کے اور کچھ جواب نہیں دے سکا۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے دل میں یہ شبہ ہو کہ یہ جواب نہیں دے سکا۔ میرا دعویٰ ہے کہ کسی بھی شیعی مناظر میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ میرے ان پیش کردہ اعتراضات کے جوابات دے سکے۔

مناظرہ نمبر ۳

حکم بدستور سابق۔ حضرت خواجہ مولانا قمر الدین صاحب سیالوی

موضوع .... خلافت سیدنا علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ بلا فصل از آیات قرآن

مناظر اہلسنّت ...... حضرت مولانا علامہ دوست محمد صاحب قریشی رح

مناظر اہل تشیع .... مولوی محمد اسمٰعیل گوجرہ۔

صدر مناظر اہلسنت ..... مولوی درویش محمد صاحب مرکزی مبلغ تنظیم اہلسنّت

معین مناظر اہلسنّت ..... مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب۔ بہاولپوری۔

صدر مناظر اہل تشیع .... مرزا یوسف لکھنوی۔

معین مناظر اہل تشیع .... ہر دو تلمیذان اسمٰعیل۔

شیعہ مناظر کی پہلی تقریر

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ - الی آخرہٗ

حضرات میرا فرض ہے کہ آج کے مناظرے میں حضرت سیدنا علیؓ کی خلافت نص سے ثابت کروں۔ نہ تو ہم اجماعی خلیفے کے قائل ہیں۔ اور نہ شوریٰ کے بلکہ ہم اس خلیفے کے قائل ہیں جسے خدا تعالیٰ تجویز فرمائے۔ دوسرا یہ کہ میں نے ثابت کرنا ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد پہلا خلیفہ حضرت علی المرتضیٰؓ ہے۔ اگر ان سے پہلے کوئی اور ثابت ہو جائے تو ہمارا مدعا باطل۔

یہ آیت وہی ہے جسے میں نے کل تلاوت کیا تھا۔ یہ مسئلہ خلافت ہمارے نزدیک عقیدے کا مسئلہ ہے۔ اگر علی مرتضیٰؓ کی خلافت اس آیت سے ثابت نہ ہو سکے تو آیت کس کے بارے میں رہی۔ دوسرا یہ کہ جب خلافت عقیدہ ہمارا نصی عقیدہ ہے۔ تو ہمارے نزدیک اعتقادیات سے ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خدا کا وعدہ خلافت ہے بادشاہی کا نہیں۔ کیونکہ بادشاہ تو اچھے ہو سکتے ہیں اور برے بھی۔ ورنہ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کی قید کی ضرورت نہ تھی۔

۱۔ مِنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا - زمانے دو ہیں ایک زمانہ امن کا۔

۲۔ سنیئے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ مِنَ الثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ

قالُوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

یعنی خوف سے آزمائے گا۔ نہ پہاڑوں پر چڑھیں گے بلکہ وہ صبر کریں گے۔

اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ دیکھئے صابر گروہ بھی امام ہیں اور صلوٰۃ بھی ان پر اُتری۔

۳۔ وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا یعنی صبر امام ہی کر سکتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا۔

۴۔ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ

۵۔ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ - آل عمران

۶۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا دیکھئے میں نے قرآن مجید کی ۶ آئتیں پڑھ کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ آیت تطہیر بھی اہلبیت کے حق میں نازل ہوئی۔ صبر کرنے والے بھی اہلبیت ہی تھے۔ لہٰذا خلیفے بھی یہی بن سکتے ہیں۔

مناظر اہلسنّت:۔ بعد از خطبہ عجیبہ آپ نے فرمایا۔ حضرات مولوی اسمٰعیل نے لگانا تو تھا کان کو ہاتھ سیدھا مگر لگا دیا اُلٹا۔ بے چارہ کبھی آل عمران کا نام لیتا ہے کبھی میرے سامنے وہ آیت پڑھتا ہے۔ جس میں آل یعقوب کا ذکر ہے۔ حالانکہ آج کے مناظرے میں نہ تو آل عمران کا مسئلہ زیر بحث تھا اور نہ آل یعقوب کا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب کے پاس خلافت بلافصل کی تائید میں کوئی آیت نہیں ہے بات صاف ہے کہ مسئلہ میرے اور ان کے درمیان

خلافت بلافصل سیدنا علیؓ کا تھا۔ بس ایک سیکنڈ کی بات تھی وہ آیت پڑھ دیتے جس میں صاف طور پہ ذکر موجود ہوتا۔ یہ جیت جاتا۔ میں ہار جاتا۔

لوگو کتنا غضب ہے کہ مسئلہ عقیدے کا ہو اور قرآن بیان نہ کرے دیکھئے توحید کا مسئلہ عقیدے کا ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ نام لے کر بتایا گیا ہے۔ رسالت کا مسئلہ عقیدے کا ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ نام لے کر بتایا گیا ہے قیامت کا مسئلہ عقیدے کا ہے اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ نام لے کر بتایا گیا ہے ختم نبوت عقیدے کا مسئلہ ہے وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ نام لے کر بتایا گیا ہے۔ بھلا یہ ہو سکتا تھا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضؓ کی خلافت بلافصل کا مسئلہ بھی ہو اور قرآن نام لے کر بھی نہ بتائے۔ جواب دیا جائے۔

وہ کون سا عقیدہ ہے جس کا ذکر قرآن میں نہیں بشرطیکہ عقیدہ قطعی ہو میرے نزدیک وہ قرآن قرآن نہیں جو عقیدہ نہ بتائے اور وہ قطعی عقیدہ عقیدہ ہی نہیں جو قرآن میں نہ ہو۔ یعنی قرآن میں ہر قطعی عقیدے کا ذکر موجود ہے۔

مولوی اسمٰعیل کہتا ہے جب خدا کا وعدہ ہے تو ہم نصی خلافت کے قائل ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ خدا کا کیسا وعدہ ہے کہ خلافت کا وعدہ ہو علیؓ مرتضیٰ رضؓ سے اور چھین لے ابوبکر صدیقؓ۔

اللہ تعالیٰ کا آدم علیہ السلام سے وعدہ ہوا۔ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ملائکہ نے جو کچھ کہا آدم علیہ السلام خلیفہ بن کے رہا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ ہوا اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کہ میں تجھے لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ نمرود نے لاکھ مقابلے کئے۔ لیکن ابراہیم

امام بن کے رہے۔ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا طالوت سے بادشاہی کا وعدہ کیا۔ جالوت نے اور قوم نے ہر چند مخالفت کی لیکن طالوت بادشاہ بن کے رہا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وعدہ علی المرتضیٰ سے ہو اور خداوندی عہد پورا نہ ہو۔ مولوی اسمٰعیل صاحب برسر اعلان مان جا کہ خلافتِ بلا فصل کا وعدہ حضرت علیؓ مرتضیٰ ارضؓ کے ساتھ خدا تعالیٰ کا نہیں تھا ورنہ پورا ہو کے رہتا۔ ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا!

مولوی اسمٰعیل نے جو آئتیں بھی تلاوت کی ہیں ایک بھی خلافتِ بلا فصل کو ثابت نہیں کرتی۔

پہلی آیت کا جواب ہو چکا ہے۔ دوسری آیت میں صابرین کا ذکر ہے حضرت علی رضؓ کی خلافت کا ذکر نہیں۔ تیسری بھی نام علیؓ اور ان کے تذکرہ خلافت سے خالی ہے۔ چوتھی آیت کا بھی حال یہی ہے۔ پانچویں آیت میں انبیاء کا ذکر ہے حضرت علیؓ کا نہیں۔ چھٹی آیت میں اہل بیت کا ذکر ہے اور اس سے مراد حضورؐ کی بیویاں ہیں۔ جبکہ پہلی آیتوں میں بیویوں سے خطاب چلا آرہا ہے۔ آلِ ابراہیمؑ میں اگر حضرت علی رضؓ داخل ہے تو امام حسن کی اولاد کو تم خلیفہ کیوں نہیں مانتے۔ جواب دو۔

مطالبہ:۔ اگر آپ کا عقیدہ ہے تو مہربانی کر کے حضرت علی رضؓ کا نام قرآن سے دکھانا ہوگا۔ اور خلافت بلا فصل کا لفظ دکھانا ہوگا۔ اور میرا دعویٰ ہے کہ آپ

قیامت تک یہ دونوں لفظ قرآن مجید سے نہیں دکھا سکتے۔

شیعی مناظر :۔ حضرات قریشی صاحب میرا مطلب نہیں سمجھ سکے۔ میں نے تو اب تک خلافت مطلقہ کی تحقیق کی ہے۔ جب تک خلافت مقیدہ کیسے ثابت ہو سکتی ہے۔ فرمائیے خلافت مطلقہ عقیدے میں داخل ہے یا نہیں قریشی صاحب بار بار مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ علیؓ کا نام دکھاؤ۔ خلافت بلافصل کا لفظ دکھاؤ۔ میں نے کب کہا ہے کہ نہ دکھاؤں گا۔ اور ضرور دکھاؤں قریشی صاحب خلافت آل کا حق ہے یا تو خلفاء ثلثہ کو آل ثابت کرو ورنہ ان کی خلافت کا انکار کرو۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ ۔ بیویوں کے حق میں نہیں ہے کیونکہ کُمْ ضمیر جمع کا ہے اور اہل لفظ مفرد ہے نیز اضمار قبل الذکر لازم آتا ہے اس بنا پر حضور علیہ السلام کی اولاد مراد ہے۔ بیویاں مراد نہیں ہیں۔ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ اگر پہلے آل تھی تو اب بھی خلافت آل میں رہے گی۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ جمع ہے۔ ہم بارہ خلیفے مانتے ہیں۔ غالب کا لفظ نہیں تمکین کا لفظ ہے۔

مناظر اہلسنت :۔ حضرات مولوی اسمٰعیل صاحب اب گھبرا چکے ہیں دیکھئے میں نے عقائد کی تصریح کے متعلق قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تلاوت کی محمد رسول اللہ والی آیت تلاوت کی۔ ختم نبوت کا ذکر دکھایا میں نے مطالبہ کیا۔ کہ خلافت علیؓ کا ذکر دکھاؤ۔ لیکن مولوی اسمٰعیل صاحب ہے کہ داؤ پیچوں

سے کام نہ لے رہا ہے۔ کبھی ادھر بھاگتا ہے۔ اور کبھی اُدھر دوڑتا ہے میں نے خداوندی وعدے گن کے دکھائے۔ لیکن اس نے ان کا کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے پوچھا اگر آل ابراہیم میں خلافت قائم رہتی ہے تو امام حسن کی اولاد کیوں محروم ہے اس کا جواب بھی ابھی تک نہ دار دہے۔ جو مضمون زیر بحث ہے اس کو ہاتھ نہیں لگاتا اور جو بحث میں داخل نہیں اس کو بیان کئے جاتا ہے۔ یاد رکھو ان چالاکیوں سے کچھ نہیں بنے گا۔ اور نہ بننے دوں گا۔ پتہ بھی ہے۔ آج کس کے سامنے مناظرہ کر رہے ہو۔ قریشی ہوں قریشی۔

اسمٰعیل کی جہالت: ۔مولوی اسمٰعیل کہتا ہے کہ ھُم ضمیر جمع کا ہے اور اھل لفظ مفرد ہے حالانکہ اس کو اتنا پتہ نہیں کہ اَھل لفظ کے اعتبار سے مفرد اور معنی کے لحاظ سے جمع ہے۔ نیز اضمار قبل الذکر ضمیر غائب چھیڑ کر دوسری جہالت کا ثبوت دیا ہے کہ اضمار قبل الذکر لازم آئے گا۔ اس اجہل کو اتنی خبر نہیں کہ اضمار قبل الذکر ضمیر غائب میں ہوتا ہے ضمیر خطاب میں ہوتا ہی نہیں مولوی اسمٰعیل میں اگر اتنی علمیت تھی تو مناظرے میں آنے کی جرأت کیوں کر لی

سنبھل کے قدم رکھیو میکدہ میں مولوی صاحب

یہاں قسمت بدلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

کہتا ہے نبھن اھد اقتدہ مولوی صاحب ذرا ابراہیمی خلیفوں کے نام تو گنوا دیجئے۔

ارشاد ہے اَلَّذِینَ آمَنُوا سے بارہ خلیفے مراد ہے کتنی جہالت ہے

اسے منکم کہہ کر یہ تصریح کر دی ہے کہ خلفاء ان سے ہوں گے جو بوقت نزول آیت مسلمان ہو چکے تھے۔ اور آپ کے بارہ امام تو ابھی تک اصلاب آباء میں محفوظ تھے۔ افسوس کہ اسمٰعیل میرے اعتراض کے قطعاً جواب دیتا۔ اور سنیئے۔

۱۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا

(تشریح) جو بھی نبی آیا وہ دو پیغام لے کر آیا۔ ایک توحید دوسرے رسالت قوم نے دو جواب دیئے۔ یا نکلو یا ہمارا مذہب قبول کرو۔ خدا تعالےٰ نے بھی دو جواب دیئے۔ ظالموں کو تباہ کر دوں گا۔ اور نبوت کی پارٹی کو بسا دوں گا

اب اس قانون کے مطابق خدا تعالےٰ نے سب نبیوں کے ساتھ یہی وعدہ پورا کیا۔ لیکن جب سید الانبیاء کی باری آئی تو خدا تعالےٰ نے ظالموں کو بٹھا دیا۔ اور نبوت کی پارٹی کو ہٹا دیا۔ اگر یہی مطلب ٹھیک ہے تو فرمائیے خدائی پوزیشن کیا باقی رہتی ہے۔ جواب دیا جائے۔

۲۔ فقاتلوا ائمة الکفر اگر حضرت علیؓ کی خلافت بلا فصل تھی تو حضرت علیؓ نے ابوبکرؓ کے خلاف اعلانِ جنگ کیوں نہ کیا۔

۳۔ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فرمائیے اگر خلفائے ثلٰثہ ظالم تھے تو حضرت علیؓ نے ان سے تعلقات کیوں قائم کئے۔ حالانکہ حکم یہ ہے کہ ظالموں کی طرف میلان بھی نہ کرو۔

آخر میں پھر وہی مطالبہ۔ نام علیؓ ہو خلافت بلا فصل کا ذکر ہو قرآن کی آیت ہو۔

شیعی مناظر:۔ حضرات میں نے بار بار مطالبہ کیا ہے کہ دَ عَدَ اللّٰہ اہلبیت کے تعبیر اگر ہو تو بتاؤ۔ مگر قریشی صاحب میری باتوں کا جواب نہیں دیتے آدم

کی خلافت کا انکار شیطان نے کیا شیطان زندہ ہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام
توراۃ لینے کے لئے گئے تھے تو لوگوں نے سامری کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ بتاؤ
بادشاہ اور خلیفے میں کیا فرق ہے۔ اہا ہا صلوات دی چھل آوے۔ ھا
کَذٰلِکَ رَبُّکَ اسی طرح وہی خبط مارتا رہا جو پہلے کہتا رہا۔ کوئی بھی دلیل
یا کوئی بھی جواب مضمون سے متعلق نہ تھا۔ آخر میں آیت مباہلہ تلاوت کی جس
سے یہ ثابت کرنے کوشش کی کہ خلافت ان کا حق ہے۔

مناظر اہلسنّت۔۔ مولوی اسمٰعیل کا زور آج مطالبوں ہی مطالبوں پر ہے اور
بس میرے بیسیوں اعتراضات اور دلائل اس پر بطور قرض باقی ہیں۔ لیکن اتنا
غبی ہے کہ جواب تک نہیں دیتا۔ دیتا کیا معنیٰ اسے آتے ہی نہیں۔ دیکھئے
وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ میں وعدہ ایمان والوں سے ہے اہل بیت
کا لفظ نہیں۔
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ہے اہل بیت کا لفظ نہیں لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ سے لَیَسْتَخْلِفَنَّ
اہل بیت نہیں۔ بہر حال مولوی اسمٰعیل آج کے مناظرے میں بالکل بے چارہ
بے بس ہو چکا ہے۔ دیکھئے تو سہی سانس پر سانس ہے کپڑے سارے پسینے
سے بھیگے ہوئے ہیں۔
مولوی اسمٰعیل اگر طاقت ہے تو اٹھو اور رکھتے ہوئے خلافتِ بلا فصل
اور حضرت علیؓ کا نام قرآن سے دکھاؤ ورنہ مناظرہ کرنے سے توبہ کرو۔

مناظر اہل تشیع۔۔ اب اطمینان سے سنو جو قرآن سے جھوٹا وہ یقیناً
جھوٹا۔ قریشی صاحب نے پوچھا ہے۔ استخلاف میں اہلبیت کا لفظ کہاں ہے

۱۱ اگر علیٰ لفظ کے نیچے ترجمہ علی لکھا ہوا ہے تو مولوی اسمٰعیل جیت گیا اور قریشی صاحبؒ ہار گئے۔ اور اگر اس کا ترجمہ نہیں لکھا ہوا تو قریشی صاحبؒ جیت گئے۔ اسمٰعیل ہار گیا۔ نیچے دیکھ کر فرمایا لو گو علی کا ترجمہ نیچے بلند تر لکھا ہوا ہے۔ اس بناء پر اسمٰعیل ہار گیا۔ اور قریشی صاحبؒ جیت گئے۔ بس پھر کیا تھا نعرۂ تکبیر سے فضاء آسمانی گونج اٹھی۔ ہر شخص تنظیم اہل سنّت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگا رہا تھا۔ قریشی صاحبؒ کو مبارک بادیاں مل رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حق کو فتح و نصرت عطاء فرمائی۔

مناظرہ نمبر ۴

مؤرخہ ۱۸ ۹/۵۵ از ۳ بجے شام تا ۵ بجے شام

موضوع مناظرہ:۔ عدم توریث از مالِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

صدر مناظر اہلسنت:۔ مولانا سید حامد شاہ صاحب گجراتی۔

باقی مناظرین اور معین مناظر سابقہ مناظروں کی طرح وہی رہے۔

علامہ قریشی صاحبؒ کی افتتاحی تقریر

خطبہ تحمیدیہ کے بعد۔ حضرات اس وقت میں نے مسلک اہلسنّت کی

تحقیق کے مطابق یہ ثابت کرنا ہے کہ سرور کائنات کے مال میں وراثت نہ چلتی ہے اور نہ چلی آپ کے مال سے نہ بیویاں وراثت کی مستحق ہیں اور نہ بیٹیاں۔ آپ کا ورثہ علم و فضل ہے جسے مل گیا اس نے بہت کچھ حاصل کر لیا۔ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ اصول کافی

پہلا استدلال۔ قرآنی آیت: وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى

طرزِ استدلال:۔ دیکھئے اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کی نگاہ کو آپ کے دامن کو دنیا کی خواہشات سے طمع اور لالچ سے پاک کر دیا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ آپ کو ان کے مال کی طرف نگاہ تک اٹھانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ جب آپ کی یہ کیفیت ہے تو کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کہ سیدہ خاتون جو سید الانبیاء کی صاحبزادی ہو اور حسنین مکرمین کی ماں ہو اور حیدر کرار کی بیوی ہو وہ طمع اور دنیاوی لالچ کے ماتحت یتیموں اور مسکینوں کے مال کو حاصل کرنے کے لئے کچہریوں میں مقدمے لڑتی پھرے۔ یہ حقیر صفتیں تو باقی لوگوں کے لئے ہیں۔ یہ گھرانا تو خدا کی قسم ان عیوب سے پاک ہے۔

دوسرا استدلال:۔ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اس آیت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مال کی محبت لوگوں کے لئے مزین

کر دی گئی ہے۔ رہا حضور علیہ السلام کا گھرانہ وہ بری ہیں۔

استدلال نمبر ۳:- تفسیر نہج الصادقین ج ۲ صہ ۶ میں صاف طور پر مرقوم ہے کہ حضور کے دل کو طمع مال سے خالی کر لیا گیا ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ مان لیا جائے کہ حضور علیہ السلام کے مال وراثت کا سلسلہ چل سکتا ہے۔ تو یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ حضور اس لئے دنیا میں تشریف لائے تھے۔ کہ وہ مال اسباب جمع کریں اور اپنی اولاد کے نام الاٹ کر کے چلتے بنیں۔ کیا ردی ذہنیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مال فئے کسی کے ملک میں خدا تعالیٰ نے نہیں دیا۔

استدلال نمبر ۴: ما افاء اللہ علی رسولہ فللّٰہ و للرسول و لذی القربیٰ و الیتمیٰ و المساکین جس طرح نبی کھا سکتا ہے اسی طرح آنحضورؐ کے رشتہ دار بھی کھا سکتے ہیں۔ اس میں نہ بیویوں کی تخصیص ہے اور نہ بیٹیوں کی تمام کھا سکتے ہیں اور تمام مساکین بھی بلکہ تمام مسافرین اور مہاجرین بھی۔ جبکہ مال فئے کسی کے ملک میں نہ رہا تو وراثت کا سوال ہی پیدا نہ ہوا۔

استدلال نمبر ۵:- لیجئے یہ میرے ہاتھ میں مناقب فاخرہ و للعطرۃ الطاہرہ ہے اس کے صہ ۱۷۹ میں ہے وفی السمو ایات الخاصۃ ان فاطمۃ اتت بہما ای النبی صلعم فی مرضہ التی توفی نیہ فقالت یا رسول اللہ ھذان ابنات لی فورثہما فقال اما للحسن فلہ ھیبتی واما الحسین فلہ شجاعتی۔

میں کہتا ہوں اگرچہ یہاں نہیں مگر مراد یہاں وہی ہیں۔ دروڑی چھل آ دے۔
اے قریشی صاحب قرآن آل کے گھر نازل ہوا ثلاثہ کے گھر نازل نہیں ہوا۔
میں خلافت بلافصل ثابت کردں گا۔ اور ضرور کروں گا۔ ابھی تک تو دو گھنٹے
کا مناظرہ ہے۔

مناظر اہلسنّت :۔ مولوی صاحب نے خدا کا شکر ہے مان لیا۔ اب
صرف ان کا عذر باقی ہے کہ مناظرہ دو گھنٹے کا ہے جلدی کیوں کرتے ہو
واہ تیری چالاکی۔ مولوی اسمٰعیل اگر تیرے میں جان ہے تو دو گھنٹے کیا معنے آ
دلائل کے زور سے میرے گریبان کے زور سے جھنجوڑ کر مجھے تسلیم کروا دے۔
اگر میں تیرے سامنے موم ہوں تو ابھی ابھی پگھل جاؤں گا۔ مگر تجھے خبر ہے کہ
قریشی رح پہاڑ ہے پہاڑ وہ تیرے جیسے سے نہیں ہارتا۔ شاباش اٹھو اور خلافت
بلافصل نام علی رض مرتضےٰ کے ساتھ قرآن میں دکھاؤ تاکہ تو جیت جائے تیرے
شیعہ خوش ہو جائیں۔ اور میں ہار جاؤں اور میرے اہلسنّت گھبرا جائیں۔
شیعی مناظر :۔ اٹھتے ہی ادھر ادھر کی باتیں کرتا ہوا کہنے لگا سنو اب میں
اپنے مطلب کی آیت پڑھتا ہوں (سورہ زخرف) اِنَّهٗ فِیۡۤ اُمِّ الۡکِتٰبِ لَدَیۡنَا
لَعَلِیٌّ حَکِیۡمٌ دیکھئے یہاں علی رض کا نام ہے۔ نعرہ حیدری شیعوں نے واہ
واہ کا شور مچا دیا ادھر قریشی صاحب رح کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے ترجمہ میں
علی رض ابن ابی طالب دکھا دے۔

ہر طرف سے شور و غوغا تھا۔ داعی مناظرہ سردار گہنہ خان گاڈی اٹھا اور
انہوں نے اٹھ کر کہا۔ لوگو چپ رہو سنو۔

طرز استدلال:۔ حضور علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب ہے کہ سیدہؓ اپنے دو پیارے بچوں حسنؓ و حسینؓ کو لے کر دربار نبوی میں آتی ہیں اور عرض کرتی ہیں یارسول اللہ ان کو ورثہ دیجئے ۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے نہیں دیا تھا تو آپ نے فرمایا میرے حسنؓ کے لئے میری ہیئت اور میرے حسینؓ کے لئے میری شجاعت ہے۔ اگر حضور علیہ السلام کے مال سے ورثہ ہوتا تو حضورؐ ضرور دیتے معلوم ہوا کہ حضورؐ کے مال سے وراثت نہیں ہے۔

استدلال ۶: یہ ہے شیعی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ اس کے ج ۲ ص ۳۴۶ میں ہے انّ الفقهاء ورثة الانبیاء لم یورثوا درهماً ولا دیناراً۔ کہ علماء نبیوں کے وارث ہیں اور انبیاء کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتی بلکہ علم و فضل ہوتی ہے۔ مولوی اسمٰعیل صاحب اب تو صاف ہوگیا کہ انبیاء کے مال سے ورثہ جاری نہیں ہوتا۔

استدلال ۷: یہ ہے اصول کافی اس کے ج ۲ ص ۳۴۶ میں ہے انّ الفقهاء ورثة الانبیاء لم یورثوا درهماً ولا دیناراً یعنی کہ حضور علیہ السلام کے مال سے ورثہ نہیں۔

استدلال ۸: یہ لیجئے میرے ہاتھ میں ملا باقر مجلسی کی مرآة العقول شرح فروع والاصول ہے اس کے ج ۱ ص ۲۴ میں ہے۔ فَنَجْعَلُهُمْ سُكَّانَهَا وَمُلُوكَهَا۔

استدلال ۹: یہ بالکل ہی نیا استدلال پیش کر رہا ہوں امید ہے کہ اسمٰعیل صاحب کے کانوں نے بھی آج تک نہیں سنا ہوگا۔ فروع کافی کتاب الوصایا ج ۳ ص ۳۱ میں ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس ایک شخص ہدیہ مبارکبادی پیش کرتا ہے کہ آپ کی اراضی میں ایک

...نہ ینبع جاری ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا پینے والوں کو خوشخبری دے یہ تو مسافرین ...کین حجاج بیت اللہ پر وقف ہے لَا تُوهَبُ اسے بخشا نہ جائے وَلَا تُبَاعُ اسے ...نہ جائے وَلَا تُوَرَّثُ اس سے ورثہ نکالا نہ جائے جس نے ایسا کیا فعلیہ لعنۃ ...ہ والملٰئکۃ والناس اجمعین اس پر خدا کی لعنت، فرشتوں کی لعنت، سب ...لمانوں کی لعنت۔

مولوی اسمٰعیل صاحب میں نے اس وقت حضورؐ کے مال سے ورثہ نہ نکلنے پر ...زبردست دلائل پیش کئے ہیں۔ اگر ہمت ہے تو نمبردار ان کے جوابات دینا ...ساری کتابیں میں نے شیعوں کی پیش کی ہیں۔

خطبہ کے بعد حضرت قریشی صاحب قبلہ نے حوالے پیش۔

...یعی مناظر:- فرمانے تھے فرما چکے کہ انبیاء علیہم السلام کے مال سے ...نہ نہیں ہے اب قریشی صاحب کے پاس کچھ باقی نہیں رہا۔ (اس پر قریشی صاحب ...اٹھ کر فوراً یہ کہا۔ مولوی صاحب جزاک اللہ جواب دیجئے میرا فکر نہ کیجئے میرے ...تو حوالہ جات کا انبار ہے انبار) حکم ہوا وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اجی قریشی صاحب ...ر کو بیویوں کی ضرورت نہ تھی۔ ان کے لئے کھانے پینے کے سامان کی ضرورت ...کیا حضور علیہ السلام کھانے پینے سے مبرا تھے۔ کیا آپ کے حجرے نہ تھے ...یا معنی کہ مال کو نظر اٹھا کر نہ دیکھیں۔ قریشی صاحب لوگوں کو دھوکا نہ دیجئے۔ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ۔ کیا حضورؐ پر بشریت تھا یا نہ۔ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ۔ حضورؐ کھانے تھے ...تے اور گلیوں میں بھی چلتے تھے وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ۔ معلوم

ہوا کہ غنیمت خدا اور اس کے رسول کے لئے ہے مسلم شریف ج ۲ ص ۹۲ کی شرح میں علامہ نووی رح لکھتے ہیں ثلثۃ حقوق اَحَدُھُمَا مَا وَھَبَ لَہٗ نَبِیٌّ کَانَتْ لَہٗ خَاصَۃً یعنی فدک حضور علیہ السلام کے لئے خالص تھی لوگوں نے حضورؐ کی اولاد کو محروم کرنا چاہا۔ قریشی صاحب نے حضور علیہ السلام کو محروم کر دیا۔

در منثور ج ۲ ص ۶۰ اَنَا تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ دیکھئے اہل بیت کی تابعداری کرنا ضروری ہے۔ لیکن قریشی صاحب ان کو حقوق سے بھی محروم کرنا چاہتے ہیں۔

کیا سیدہ کو قریشی صاحب جتنا بھی علم نہ تھا۔

بخاری شریف میں ہے اَنَّ فَاطِمَۃَ سَاَلَتْ اَبَا بَکْرٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ سنو شیعو حضورؐ کی لڑکی کا سوال ہے ابو بکرؓ کا دروازہ ہے۔ بخاری پھاڑ دو۔ قرآن تو جانتا ہے یا سیدہ فغضبت فاطمۃ او ہو بی بی فاطمہ روتی ہوئی واپس آئی۔ ذاکر صاحب نے پگڑی اتاری اور پورا مرثیہ خوان بن کر رلانا شروع کر دیا (ترجمہ) وحید الزماں سیدہ فاطمہ ناراض ہو گئی۔

اور سنیئے وَآتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ فَاعْطَا نَدِکَ ای نوھبھا لہٗ یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ کیا قریشی آپ قرآن کو نہیں مانتے۔

مناظر اہلسنّت:۔ حضرات مولوی اسمٰعیل صاحب اصل میں گھبرا چکے ہیں۔ انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ میں مجلس پڑھ رہا ہوں۔ کبھی پگڑی اتارتے ہیں اور کبھی رلاتے ہیں۔ مولانا یہ میدانِ مناظرہ ہے ہوش کر کے بولنا پڑے گا۔ یاد رکھو رلانے والی قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

لوگو آپ نے دیکھ لیا کہ مولوی اسمٰعیل صاحب نے میری کسی دلیل کا جواب

نہ دیا۔ صرف پہلی آیت کا جواب دینا چاہا۔ لیکن وہ بھی ادھورا۔ میں نے یہ کب
کہا ہے کہ حضورؐ کو بیویوں کی ضرورت نہ تھی۔ کھاتے پیتے نہ تھے۔ میں نے تو یہ
کہا ہے کہ دامن نبوت کو خدا تعالیٰ نے طمع اور حرص اور دنیاوی لالچ سے
بے داغ کر دیا ہے۔ اگر آپ داغدار کرنا چاہتے ہیں تو صاف اعلان کر دیجئے
میں نے آیت فئے پیش کی انہوں نے جواب نہ دیا۔ مناقب فاخرہ کی روایت
پیش کی من لا یحضرہ الفقیہ کی عبارت پیش کی اصول کافی کی حدیث
پیش کی۔ مرآۃ العقول سے تشریح پیش کی۔ فروع کافی سے قول علی پیش کیا۔ افسوس
کہ مولوی اسمٰعیل کو کسی کا جواب نہ آیا مگر میں ایسا نہیں ہوں۔ اوّلاً آپ کے
دلائل کے جواب دونگا۔ پھر اپنے اعتراضات گنواؤں گا۔

لیجئے آپ نے وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ پڑھی۔ آپ کو اس میں خبط ہے کہ
فدک فئے ہے یا غنیمت اپنی ٹرن میں ہر ایک کی تعریف کیجئے اور مابہ الامتیاز
فرق بتائیے۔ پھر ہر ایک کا حکم قرآن سے ثابت کیجئے۔

درمنثور کا حوالہ آپ کے مقصد کی تائید نہیں کرتا آپ نے صرف پبلک کو
متوجہ کرنے کے لئے پڑھ دیا ہے۔ بخاری شریف کی روایت پڑھ کر آپ نے
بڑا شور مچایا ہے گویا پوری مجلس ہی سنادی۔ مولانا سنو اگر کسی روایت سے
رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت کا دامن داغدار ہونے لگے گا۔ تو ہم
روایت کو قربان کر دیں گے۔ لیکن عزت رسول کی بے عزتی گوارا نہیں کریں گے
ہم آپ جیسے نہیں ہیں کہ محبت کا دعویٰ بھی کرتے جائیں۔ اور دامن اہلبیت
کی توہین بھی کرتے جائیں۔

وَآتِ ذَا الْقُرْبٰى آپ کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ یہ آیت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور باغ فدک مدینہ میں حاصل ہوا۔ یوصیکم اللہ فِيْ اَوْلَادِكُمْ اس میں خطاب لوگوں سے ہے حضورؐ سے نہیں آیت مجمل ہے حدیث نے اس کا بیان کر دیا۔ فضیلت فاطمہ پڑھ کر آپ نے بڑی بڑی باتیں کی ہیں۔

سنو اس کی روایت میں ایک راوی محمد بن مسلم بن شہاب زہری ہے جو شیعوں کا بھی راوی ہے اور سنیوں کا بھی ہے۔ اصول کافی ص۳۶۱، ص۳۶۹، ص۴۳۷ میں یہی راوی محمد بن مسلم بن شہاب زہری موجود ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ شیعوں میں جا کر شیعہ بن جاتا تھا۔ اور سنیوں میں جا کر سُنی بن جاتا ہے پس جب روایت مقبول نہ رہی تو استدلال ہی نہ رہا۔ مولوی صاحب کوئی صحیح دلیل پیش کرو شیعوں کی روایت پیش کر کے لوگوں کو دھوکا دیتے ہو۔

تائید مزید، مجالس المومنین ص۳ میں ہے۔ چوں علماء شیعہ لعلت تمادی اہل شنعان در زاویہ تقیہ متواری شدہ خود را حنفی شافعی نمودہ اند۔

یعنی شیعوں کے عالموں کی یہی عادت رہی ہے کہ تقیہ کر کے وہ حنفیوں میں حنفی۔ شافعیوں میں شافعی مالکیوں میں مالکی بن کر گزارا کر رہے ہیں۔

امام بخاری کو تقیے کی وجہ سے پتہ نہ چلا۔ انھوں نے اس سے روایت کو قبول کر لیا۔

منتہی المقال ص۲۴۸۔ یہ شیعوں کی کتاب ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ زہری شیعہ ہے یعنی یہ میری دوسری تائید ہو گئی۔

اگر دیانت ذرا بھی آپ کی طبع میں ہے تو انشاء اللہ آج کے بعد اس کو میدان مناظرہ میں پیش کرنے کی جرأت نہیں کریں گے کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے فدک نہ دیا۔ ارے مولانا پہلے محمد مصطفیٰؐ نے نہ دیا۔ اور آخر میں علی المرتضیٰؓ نے نہ دیا۔ درمیان میں ابوبکرؓ صدیق نے نہ دیا۔ اب آپ کو دو کا جواب پہلے دینا پڑے گا۔ اور ایک کا جواب بعد میں لینا پڑے گا۔

کہتے ہیں سیدہ ناراض ہوگئی۔ ارے مفتی صاحب اَخَذَ بِرَاسِ اَخِیْهِ موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام پر ناراض ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام پر فتویٰ لگائیے۔

شیعی مناظر | حضرات میں نے وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ والی آیت پڑھی لیکن قریشی صاحبؒ نے اس کا جواب نہیں دیا۔ قریشیؒ صاحب نے زہری پر اعتراض کیا۔ اگر سُنّی نہ ہو پیر صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا۔ حجۃ اللہ البالغہ میں ہے جو بخاری و مسلم کی توہین کرے وہ بدعتی ہے۔ قریشی صاحبؒ کہتے ہیں کہ شیعہ راوی بخاری مسلم میں داخل ہوگیا تو گویا پہلے سنیوں کے گھر داخل ہوا نہ۔

اب باتیں دو ہیں۔ یا تو شاہ ولی اللہ صاحب کا فتویٰ مانو اور یا انکار کرو اور سنو مسلم شریف ص ۹۱ فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اب بخاری و مسلم موضوع ہو گئے۔ تو باقی کیا رہا۔ سیرۃ حلبیہ ص ۴۸۴ ج ۲ میں بھی یہی مضمون موجود ہے۔

مناظر اہلسنت | حضرات آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہ میں پہلے مولوی اسمٰعیل کے سب اعتراضات کا جواب دیتا ہوں اس کے بعد

اپنے اعتراضات کرتا ہوں یا دلائل پیش کرتا ہوں۔ لیکن مولوی اسمٰعیل میرے دلائل کو ہاتھ ہی نہیں لگاتا۔ میں نے زہری کو دونوں کا راوی اور مشتبہ الحال ثابت کیا۔ لیکن میرے فاضل مخاطب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اب پہلے ان کے مطاعن کے جوابات سنئے۔

حجۃ اللہ البالغہ کی عبارت پڑھ کر موہن بخاری کو بدعتی بتلاتا ہے۔ مولانا میں توہین نہیں کر رہا۔ میں تو تحقیق و تنقید کر رہا ہوں۔ اور ظاہر ہے کہ تحقیق و تنقید کا حق سب کو حاصل ہے۔ شاہ صاحب کے زمانے کی اپنی تحقیق میری اپنی تحقیق تحقیق هُمْ رِجَالٌ نَحْنُ رِجَالٌ۔

مولوی اسمٰعیل کہتا ہے کہ شیعہ سنیوں کے گھر داخل ہوا۔ مولانا جب اصول کافی امام مہدی کے پاس غار میں گئی تھی تو یہ راوی امام مہدی کے گھر بھی گیا یا نہ جواب دو۔ آپ نے مضمون کو تازہ کرنے کے لئے وَجَدْتُ عَلٰی اَبِیْ بَكْرٍ والی روایت پڑھی ہے میں پوچھتا ہوں اگر غضب سیدہ سے کفر لازم آجاتا ہے تو۔

غضب ۱:۔ احتجاج طبرسی ص۱۵۰ میں ہے کہ حضرت سیدہ رضی نے علی رض مصطفےٰ پر ناراض ہو کر کہا اشتملت شملۃ الجنین وقعدت بعوۃ الظنین ترجمہ آگے آجائے گا۔

غضب ۲:۔ جلاء العیون ص۱۳۱ جعفر طیار کی لونڈی علی مرتضےٰ رض کے پاس آتی ہے اور سیدہ دیکھتی ہے کہ علی مرتضےٰ اس لونڈی کی گود میں سر رکھ کر آرام

فرمائیں۔ آپ کو غصہ آیا تو بغیر اجازت بچوں کو لے کر اپنے باپ کے گھر
چلی گئیں۔

غضب ۳ مولوی صاحب ذرا سوچ کر جواب دینا۔ حق الیقین مانند
جنین در رحم پردہ نشیں شدہ و مثل خائنان وخائیان در خانہ خود گریختہ
دیکھئے سیدہ اس روایت میں حضرت علی مرتضٰیؓ پر صرف ناراض ہو رہی بلکہ
گالیاں بھی معاذ اللہ دے رہی ہے۔ مولوی صاحب جواب دینا پڑے گا۔

غضب نمبر ۴۔ پہلے پہلے مَنْ اَغْضَبَھَا فَقَدْ اَغْضَبَنِیْ حضور علیہ السلام نے
علی مرتضٰیؓ پر ناراض ہو کر فرمایا۔ غضب ۵ فلک النجاۃ ص ۱۴۱ میں بھی یہی
مضمون ہے غضب ۶ علل الشرائع ص ۷۳ میں بھی یہی مضمون ہے۔ آخر میں
میرا دعویٰ ہے کہ بی بی ناراض رہ نہیں سکتی قرآن میں ہے وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ
وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اہلبیت کی یہ شان ہے۔ اگر غصہ آ جائے تو پی جاتے
ہیں۔ اور لوگوں کو معاف بھی کر دیتے ہیں۔ ساتھ ساتھ احسان بھی کر دیتے ہیں
فرمائیے سیدہ نے اس پر عمل کیا یا نہ اگر کیا تو آپ کا استدلال غلط اگر نہیں
کیا تو نعوذ باللہ عاملۃ بالقرآن نہ رہی جواب دیا جائے۔

شیعی مناظر | لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ وَلِلنِّسَاءِ نَصِیْبٌ پہلے
ثابت کرو کہ حضور کے رجال حضورؐ کے وارث ہیں یا نہ حضور
کی نساء۔ حضورؐ کی وارث ہیں یا نہ۔

جلاء العیون میں جس ناراضگی کا ذکر ہے وہ تو منافقوں نے الزام لگایا یہ
میرے ہاتھ میں صواعق محرقہ ہے اس کے ص ۲۱ پر در تفسیر کبیر ج ۸ کہ حضورؐ نے

سیدہ فاطمۃ الزہرا کو فدک ہبہ کر دیا تھا۔ فتاوے عزیزیہ ص ۱۳۴ میں ہے جَعَلَ هٰذِهِ الْقَرْيَةَ لِفَاطِمَةَ معلوم ہوا کہ فدک حضرت سیدہ کو حضور اکرم نے ہبہ کر دیا تھا۔ قریشی صاحب آپ کو تسلیم کرنا ہوگا بغیر تسلیم کے آپ کو چارہ کار نہیں۔

مناظر اہلسنت

حضرات مولوی اسمٰعیل نے غضب سیدہ کے جوابات دینے کی کوشش کی مگر جواب نہ دے سکے

لاؤ اصول کافی اس کے ص پر ہے انّ الائمۃ یعلمون علم ما کان وما یکون جب اماموں کو علم ما کان وَمَا يَكُونُ کا ہو تو اماموں کی ماں کو کیوں نہ ہو۔ کہ وہ منافقوں کی جھوٹی بات پر اعتبار کر سکتی تھی افسوس ہے۔ اہاہا۔ اور سن لو اب تک مولوی اسمٰعیل کا دعویٰ وراثت کا تھا لیکن اب لگے افسوس کرنے۔ مولانا اگر وراثت ہے تو ہبہ نہیں سنو اگر خلفا نے نہیں دیا تو علی مرتضیٰ اور سے ثابت کرو میرا چیلنج ہے قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے للرجال نصیبٌ پر کہ آپ اپنا انبیاء علیہم السلام کے حالات کو اوروں پر قیاس نہ کرو۔ ثابت کرو کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے کہ میرا ورثہ ۱/۲ حضرت عباس کو دینا ۱/۸ ازواج کو دینا اور ۱/۲ سیدہ کو دینا ذوالقربیٰ میں نہ عباس آئے نہ بیویاں آئیں آئی تو صرف سیدہ قرائن پیش کرو۔ ۱۔ الصافی شرح اصول کافی میں ص ۳۵۸ میں ہے لیس فی المال النبی والولی زکوٰۃ کہ نبی اور ولی کے مال میں زکوٰۃ نہیں جب زکوٰۃ نہیں تو ورثہ کیسا۔ (۲) اصول کافی ص ۳۵۲ هو التمام من بعدہ یضیفہ حیث یشاء کہ وہ مال امام کے لئے ہوتا ہے جہاں چاہے وہ تقسیم کرے

معلوم ہوا کہ کسی کا حق نہ رہا۔ (۳) حضرت علی رضؓ کے ۸ا بیٹے تھے ثابت کرو کہ انہوں نے وارث بنایا ہو جو فتویٰ علی رضؓ پر وہ ابوبکر رضؓ پر۔

شیعی مناظر:۔ حضرات میں نے بہت سی آئتیں تلاوت کی ہیں مثلاً یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ۔ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مگر مولانا نے جواب نہیں دیا۔ اور مولانا فدک کے سلسلے میں تو حضرت علی رضؓ ابوبکر رضؓ وعمر رضؓ کو خائن سمجھتے تھے۔ مسلم شریف ص۹۱ میں ہے فراًتما کا ذِباً غادراً خائناً اب بتائیے جن کو علی مرتضےٰ رضؓ خائن اور غادر سمجھیں ہم کیوں نہ ان کو ایسا سمجھیں۔ قریشی صاحب کہتے ہیں امام مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ جانتے ہیں۔ مولوی صاحب کیا عائشہ صدیقہ رضؓ کے حالات کو حضورؐ جانتے تھے یا نہ۔

علامہ قریشی کی تقریر:۔ حضرات میں تو سب دلائل کا جواب دے چکا ہوں مگر جو نہ مانے اس کا علاج کیا۔ حضرت عائشہ رضؓ کے متعلق تو حضورؐ کا بیان ہے وَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ فِیْ اَھْلِیْ اِلَّا خَیْرًا کی قسم میں اپنے گھر کے متعلق تو بہتر حالت جانتا ہوں۔ لاؤ مسلم میں دکھاؤں آپ کی وہ حدیث جس میں آپ غَادِرًا خَائِنًا پڑھ رہے ہیں۔ قریشی صاحبؒ نے فرمایا لو گو اس روایت میں بھی وہی راوی محمد بن مسلم بن شہاب زہری موجود ہے جس کی تحقیق میں پہلے کر چکا ہوں۔ بس لوگوں نے واہ واہ کے نعرے لگائے قریشی صاحبؒ نے کہا ان شیعی روایتوں کے بغیر اور روائتیں ملتی ہی نہیں۔

اصول کافی میں میں نے ۲ مقامات پر اس کی روایت دکھائی ہے۔ معلوم ہوا کہ شیعہ راوی۔ مولوی اسمٰعیل نے مطالعہ کیا اس کا شیعہ ہونا ہماری کتابوں

سے دکھاؤ۔ قریشی صاحب نے جھٹ منتہی المقام اٹھائی اور اس کا صفحہ ۲۴۸ کھول کر پڑھا ھٰذا تدلّ علیٰ تشیعہ یہ ہے عبارت جس میں زہری کا تشیعہ ہونا لکھا ہے۔ اسمٰعیل نے کہا کتاب دکھاؤ جب کتاب دیکھی تو شور زیادہ کیا کہ یہ تشیع کا لفظ ہے شیعہ کا نہیں ہے قریشی صاحبؒ نے فرمایا یہ ہے مناظرے کا شرائط نامہ اس میں آپ کے مناظر کو اہل تشیع لکھا گیا ہے۔ اگر یہاں اہل تشیع سے مراد شیعہ ہے تو وہاں بھی شیعہ۔ ابھی پورے پندرہ منٹ باقی تھے کہ اسمٰعیل سر پہ کلاہ والی پگڑی رکھ کر فرار کر گیا۔ خدا تعالیٰ نے اہلسنّت کو فتح نصیب فرمائی۔

تنظیم اہلسنّت زندہ باد۔ پاکستان زندہ باد۔ علامہ قریشیؒ زندہ باد۔

تمت بالخیر

معرکۃ الآرأ مناظرہ ——— مؤلفہ علاّمہ دوست محمد قریشیؒ نقشبندی

ناشر ——— صاحبزادہ محمد عمر نقشبندی

مطبع ——— کاسمو پرنٹنگ پریس

تعداد ——— ۱۱۰۰

قیمت ——— ۳/-

بار ——— سوم ۔ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

کتابت ——— محمد شریف گیلانی